آئی جی پنجاب

رانا محمد اقبال خاں
ڈی آئی جی ٹریفک پنجاب

رائے محمد طاہر
سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد

ایڈیشنل آئی جی ٹریفک پنجاب

# سِگنل

ماہ
اگست۔ستمبر
2011

سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد

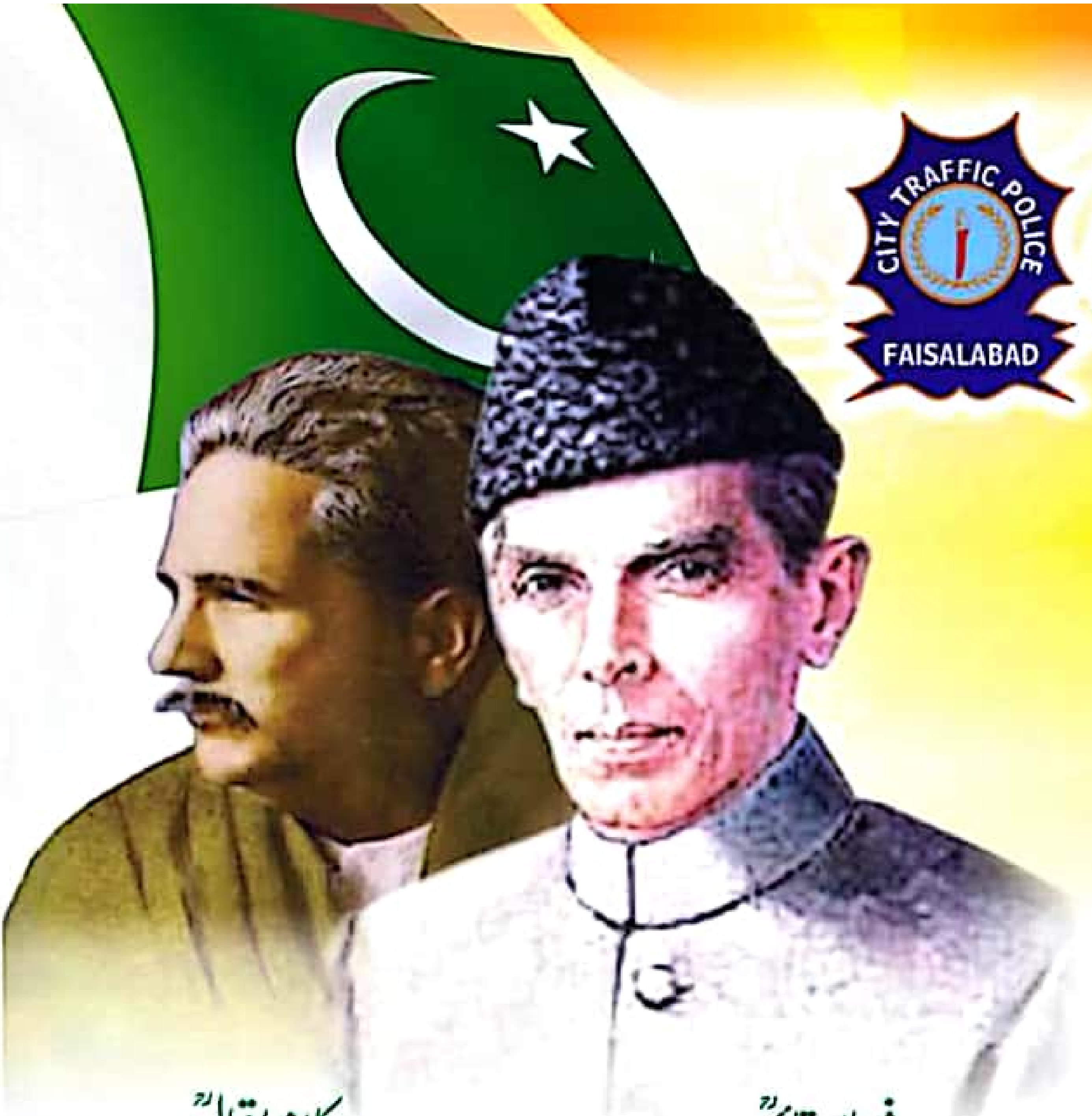


## فرمانِ قائدؒ

### افسران سے خطاب

آپ کسی سیاسی جماعت یا کسی سیاستدان کے دباؤ میں نہ آئیں اگر آپ ملک پاکستان کا وقار اور عظمت بڑھانا چاہتے ہیں تو کسی جھجک کے بغیر بلا خوف و خطر اور دیانتداری سے ملک و عوام کی خدمت کرتے رہیں۔ حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی رہتی ہیں وزراء اور وزرائے اعظم آتے جاتے رہتے ہیں لیکن آپ بدستور اپنے عہدوں پر قائم ہوتے ہیں اس لیے آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ کا کام آئینی طور پر برسراقتدار حکومت کی مدد وفاداری سے کرنا ہے اور اعلیٰ کردار و دیانت اور وقار کو بھی قائم رکھنا ہے۔

قائداعظمؒ (پشاور 1948)

## کلامِ اقبالؒ

افسوس صد افسوس کہ شاہیں نہ بنا تو
دیکھے نہ تری آنکھ نے فطرت کے کمالات

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

Scanned with CamScanner

## سورہ الرحمٰن (ترجمہ اردو نظم میں)

بسم اللہ سے ہے ۔ ہر آغاز
جو ہے۔ رحمٰن اور رحیم بہت
(آدمی تو۔ خطا کا پتلا ہے
وہ خطا پوش ہے۔ کریم بہت)

(بالیقیں) ۔ رحمٰن نے ۔ قرآں سکھایا۔ (بالیقیں)
(ساری مخلوقات میں۔ اشرف بنایا۔ بالیقیں)

اس نے ہی انسان کو۔ پیدا کیا (کچھ شک نہیں)
(اس نے ہی انسان کو۔سب کچھ دیا۔ کچھ شک نہیں)

بولنا اس کو سکھایا ہے اسی نے (بہتریں)
(اس طرح سے بول سکتا ۔ دوسرا کوئی نہیں)

اپنے اپنے راستوں پر گام زن ۔ شمس و قمر
(اس عمل میں کوئی تبدیلی نہیں۔ شام و سحر)

سجدہ کرتے ہیں (اسی کو)۔(سب) ستارے اور شجر
(یعنی اپنے فرض سے۔ کوئی نہیں ہے۔ بے خبر)

اور اسی نے آسماں کو ۔ (اس قدر) اونچا کیا
اور پھر میزان کو قائم کیا۔ (سوچو ذرا)

تاکہ تم میزان میں (کوئی) تجاوز مت کرو
(سیکھ جاؤ۔ اعتدال زندگی ۔ رب سے ڈرو)

ٹھیک رکھو زبان کو۔ انصاف سے (تم ہر گھڑی)
اور کبھی کرتا نہیں (تم) تول میں (کوئی) کمی

از شجاعت رضوی

## نعت

یہ حبیبِ خدا کی باتیں ہیں
سرورِ انبیاؐ کی باتیں ہیں

ذکر جاری ہے ۔ ختمِ مرسل کا
ساتھ ۔ حمد وثنا کی باتیں ہیں

سارے انؐ کی رضا کے قصے ہیں
ساری انؐ کی رضا کی باتیں ہیں

جن کا سایا۔ نظر نہیں آتا
انؐ کے جود وسخا کی باتیں ہیں

گفتگو ختم ہو نہیں سکتی
انؐ کے لطف و عطا کی باتیں ہیں

ساری دنیا ہے گوش برآواز
کیوں کہ صدق وصفا کی باتیں ہیں

دل میں احساس ہے تقدس ہیں
لب پہ غار حرا کی باتیں ہیں

## فہرست


9۔اداریہ
10۔تین روزہ ٹریفک آگاہی مہم
11۔جشن آزادی تقریبات
12۔راہ نمایاں کارواں
13۔گوشہ وارڈن (صدر ایریا)
14۔گوشہ وارڈن (سٹی ڈویژن)
15۔گوشہ وارڈن (سرکل سٹی)
16۔انٹرویو جناب رانا محمد اقبال خان (DIG ٹریفک پنجاب)
19۔مہذب معاشرہ اور ٹریفک (پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں)
20۔گاڑیوں کی رجسٹریشن، جعلی گاڑیوں کی پڑتال
اور ٹوکن ٹیکس سے متعلقہ امور
21۔اسلحہ لائسنس کا اجراء
اور توسیع کا طریقہ کار
22۔گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کا اجراء
موٹر سائیکل پر سواری کا درست انداز
23۔لرننگ ڈرائیونگ لائسنس کیمپس ماڈل روڈز
24۔پینڈنگ چالان ہائے عدالت
25۔ایجوکیشن یونٹ از راقم ہوتیہ ملک
26۔نقطہ نظر (عابد کمالوی) + شور کی آلودگی
27۔ادبیات
29۔Public Behaviour
30۔Role of media & traffic police


## مجلسِ ادارت


سرپرست اعلیٰ

سردار محمد آصف خاں چیف ٹریفک آفیسر فیصل آباد

محسن نقوی TW (چیف ایڈیٹر) وقاص علی وڑائچ TW (انچارج) مطیع ترمذی TW (منیجنگ ایڈیٹر)


"سگنل" کے حوالے سے اپنی تجاویز، آراء اور تحریریں مندرجہ ذیل ایڈریس پر ارسال کریں۔


ایڈریس: آفس ایجوکیشن یونٹ، دفتر چیف ٹریفک آفیسر، فیصل آباد

فون: 041-9200714 فیکس: 041-9200515 ای میل: signal.ctpl@gmail.com
ویب سائٹ: www.ctpfsd.gop.pk


Scanned with CamScanner

# پیغام

## محمد زاہد محمود

**ایڈیشنل انسپکٹر جنرل آف پولیس (ٹریفک پنجاب)**

معاشرہ افراد کو تبدیل کرے یا نہ کرے افراد معاشرے کی تبدیلی کے ضامن ہوا کرتے ہیں معاشرتی بگاڑ کی سب سے قرین وجہ معاشرے میں شعور کی کمی ہوتی ہے اور یہی معاملہ ٹریفک کے معاملات میں بھی دیکھنے میں ملتا ہے۔ ہمارے ملک میں عوام کو ٹریفک قوانین سے آگاہی تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہے اور یہی آگاہی کی کمی ٹریفک مسائل اور حادثات کا سبب بنتی ہے۔

اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ٹریفک پولیس پنجاب کی خصوصی توجہ عوام میں ٹریفک شعور اور آگہی کی طرف مبذول ہے اور اس ضمن میں ٹریفک ایجوکیشن کی تشہیر اور مقصدیت کیلئے موبائل ایجوکیشن یونٹ میں اور مختلف سیمینارز کے ذریعے عوام تک حقیقی معنوں میں ٹریفک شعور کی آگاہی کا عمل جاری وساری ہے تا کہ عوام کو Educate کرتے ہوئے ان کے جان ومال کو محفوظ بنایا جا سکے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اس کاوش میں ہمیں عوام کا بھرپور تعاون حاصل رہے گا۔

Scanned with CamScanner

# پیغام

## آفتاب احمد چیمہ

### ریجنل پولیس آفیسر، فیصل آباد

پولیس ڈیپارٹمنٹ کا حسن ہی یہ ہے کہ اس کے تمام اہلکاران دو قالب و تک جان ہیں۔ پنجاب پولیس ایک عمارت کی طرح ہے جو مختلف قسم کی اینٹوں سے مل کر بنی ہے۔ ڈسٹرکٹ پولیس ہو یا ٹریفک پولیس، I.B ہو یا اینٹی کرپشن، سٹی ٹریفک پولیس ہو یا پیٹرولنگ اینڈ ہائی وے پولیس تمام کے تمام کا مقصد باہم ایک ہے اور وہ مقصد ہے جرائم کا سدِ باب کرتے ہوئے عوام کو تحفظ فراہم کرنا اگر پولیس ڈیپارٹمنٹ عوام کو تحفظ فراہم کر رہا ہے تو ادارے کی کارکردگی طمانت سے بھرپور ہے اور اگر عوام پولیس کی موجودگی میں مضطرب ہیں تو یہ امر یقیناً تکلیف دہ ہوگا۔ میں تمام ریجن کی فورس سے یہ ہی کہنا چاہوں گا کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے مقصد کو زندہ رکھیں اور لوگوں کو آسائش فراہم کریں اور ٹریفک وارڈنز کو یہ بتا تا چلوں کے وائیلیٹر اور Criminal میں فرق ہوتا ہے۔ لہٰذا وائیلیٹر کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک نہ کریں بلکہ وائیلیٹر کیساتھ انتہائی مشفقانہ انداز میں بات کریں اور اپنی ڈیوٹی میں دلچسپی ظاہر کریں آخر پر میں وارڈنز کو یقین دلوانا چاہتا ہوں کہ کسی بھی بدمزہ واقع کی صورت میں ڈسٹرکٹ پولیس آپکا بھرپور ساتھ دے گی کیونکہ ڈسٹرکٹ پولیس اور ٹریفک پولیس دونوں کی معاونت از حد ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

# پیغام

## سید طاہر حسین شاہ

**کمشنر فیصل آباد ڈویژن**

شہر فیصل آباد پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتا ہے لہٰذا اس شہر کی اہمیت کو کسی صورت بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے وقت کے ساتھ ساتھ فیصل آباد میں گاڑیوں کی آمدورفت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ کیونکہ تاجر حضرات خصوصاً کپڑے کے تاجروں کیلئے فیصل آباد خصوصی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا سڑکوں پر ٹریفک کے بہاؤ کو یقینی بنانے کیلئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے خصوصی منصوبہ جات تیار کیے ان منصوبوں میں تجاوزات کا خاتمہ، سلپ روڈز کی تعمیر، نالوں کے اُوپر چھوٹے پلوں کا قیام، ماڈل روڈز کا قیام، اور عبداللہ پور چوک آپریشن قابل ذکر ہیں۔ اور ان تمام منصوبوں کی تکمیل کا بنیادی مقصد باسیان فیصل آباد کو سہولت و آسائش فراہم کرنا ہے۔ سٹی ٹریفک پولیس کی کارکردگی اطمینان بخش ہے خصوصاً ماڈل روڈز پر سٹی ٹریفک پولیس کی خدمات پر میں اس فورس کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ لیکن مزید بہتری کی گنجائش ہر جگہ موجود ہوتی ہے لہٰذا میں وارڈنز کو یہی کہنا چاہوں گا کہ دورانِ ڈیوٹی اپنے رویے میں اتنی نرمی و شائستگی رکھیں کہ لوگ آپ کے گرویدہ ہوں نہ کہ آپ سے خائف ہوں۔ عوام قانون کے احترام کو اپنا شعار بنائیں، قانون سے خوف زدہ نہ ہوں کیونکہ قانون ہوتا ہی عوام کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے ہے۔ میں آپکی کی کامیابی کیلئے دعا گو ہوں۔

Scanned with CamScanner

# پیغام

# رائے محمد طاہر

## سٹی پولیس آفیسر، فیصل آباد

ٹریفک پولیس پنجاب جہاں پنجاب بھر میں ٹریفک کو منظم انداز میں چلانے کا فعال کردار انتہائی احسن انداز میں سرانجام دے رہی ہے وہاں میں صوبہ بھر کی ٹریفک پولیس کو ملک کے اس دہشت زدہ ماحول میں ان کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کا احساس دلوانا چاہتا ہوں۔ میں تمام ٹریفک فورس کو یہ باور کرواتا چلوں کہ دہشت گردی کیخلاف اقدامات کرنا اور دہشت گرد عناصر کی سرکوبی کرنا صرف ڈسٹرکٹ پولیس کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ٹریفک پولیس پر بھی اُتنی ہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جتنی کہ ڈسٹرکٹ پولیس پر اس لئے ہمیشہ دوران ڈیوٹی چوکس ہو کر اپنے فرائض منصبی ادا کریں اور اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھیں وائرلیس سیٹ پر خصوصی توجہ رکھیں اور کسی بھی حادثے یا واردات کی صورت میں اپنے آپکو دماغی طور پر فوری تیار کرتے ہوئے حکمت عملی ترتیب دیں اور SOS کے فارمولے پر عمل کرتے ہوئے جرائم کی سرکوبی کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور ہر ممکنہ کوشش کرتے ہوئے مجرموں اور دہشت گردوں کو پکڑنے اور نا کہ بندی کرنے پر میں ڈسٹرکٹ پولیس کا بھرپور ساتھ دیں تا کہ مادر وطن کے امن کو مستحکم بنایا جا سکے۔

Scanned with CamScanner

# پیغام

## سردار محمد آصف خاں

### چیف ٹریفک آفیسر فیصل آباد

شہر فیصل آباد میں ٹریفک قوانین اور ان کی خلاف ورزیوں جنکی وجہ سے بہت زیادہ عوامی شکایات دیکھنے میں آئی ہیں۔ کیخلاف باقاعدہ مہمات کا آغاز کیا گیا۔ جن میں اوور سپیڈنگ، اوور لوڈنگ، ون ویلنگ، دھواں دینے والی گاڑیاں، پریشر ہارن کا استعمال، گاڑیوں میں بلند آواز میں ٹیپ ریکارڈ چلانا قابل ذکر ہیں۔ یہ وہ وائیلیشنز ہیں جنکی وجہ سے شہریوں کو انفرادی تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے عوام کی پرزور خواہش پر اس قسم کے عناصر کیخلاف باقاعدہ گرینڈ آپریشن عمل میں لایا گیا ہے۔ تاکہ باسیان فیصل آباد کی شکایات کا تدارک کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ عوام تک ٹریفک شعور کو فراہم کرنے کا کام حسب سابق جاری و ساری ہے۔ آخر میں میں باسیان شہر کا شکرگزار ہوں جن کا تعاون ہمارے لئے مثالی ہے۔

Scanned with CamScanner

# اداریہ

## سفر

سفر شاہراہ پر ہو یا شاہراہِ زندگی پر دونوں میں باہم بہت مماثلت ہوا کرتی ہے۔ بالفاظ دیگر گاڑی کا پہیہ اور زندگی کا پہیہ دونوں ہی کی ڈگر کا پیرائے سو تقریباً سن و من یکساں ہے اگر اصول زندگی کو منظم کر لیا جائے تو ٹریفک نظام میں ترتیب پیدا کی جا سکتی ہے۔ جس طرح

**"Keep the safe distance for the safe journey"**

یہ اصول ٹریفک کے قوانین میں رائج العمل ہے اسی طرح امورِ زندگی میں بھی یہ صادق آتا ہے یعنی جیسے گاڑیوں کو حادثے سے بچانے کیلئے مناسب فاصلہ ضروری ہوتا ہے اسی طرح تعلقاتِ زندگانی میں بھی بہت سے معاملات میں مناسب فاصلہ ناگزیر ہے کیونکہ حادثہ گاڑی کا ہو یا دل کا دونوں ہی جان لیوا ہوتے ہیں اس لیے حادثات سے بچنے کیلئے احتیاط ہی سب سے بہتر تدبیر ہوتی ہے۔ اسی طرح ہمارے عقیدے کے مطابق ہمیں سفرِ آخرت کرنا ہے اس سفرِ آخرت کیلئے زادِ راہ ہونا ضروری ہے تاکہ منزل تک رسائی میں کسی تکلیف اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے بالکل اسی طرح اگر ہم کسی سفر سے قبل اپنی گاڑی کے لوازمات پورے نہیں کرتے یعنی گاڑی کا آئل، پانی، ہوا وغیرہ تو یقیناً ہمیں گاڑی بھی تنگ کرے گی۔

ہم ہر روز دعا کرتے ہیں یا اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا لیکن دنیاوی راستے میں بھی سیدھے راستے پر چلنے سے کتراتے ہیں لائن لین کی خلاف ورزی ہماری زندگی کا معمول ہے یہ امر انتہائی تکلیف دہ ہے کہ ہمارے قول و فعل مطابقت نہیں رکھتے یعنی صراطِ مستقیم کے خواہش مند صراطِ مستقیم پر چلنے سے کتراتے ہیں۔ دوسرا پہلو مذہبی و لسانی نہیں ہے بلکہ قومیت ہے بطور قوم ہم کیا قوم کی طرح کام کرتے ہیں یا نہیں کیا ہمیں فرمانِ قائد کے اہم ترین اصولوں میں سے "تنظیم" کا پہلو یاد نہیں رہا؟ کیا ہم تنظیم کے مفہوم کو سمجھ نہیں سکے یا تنظیم کی ہم نے کوئی نئی تشریح کر لی ہے یا یہ کہہ دیں کہ ہم نے فرمانِ قائد کو قانونی حیثیت بھی نہیں دی اور اسے کتابوں، دیواروں اور تحریروں کے لیے مختص کر دیا ہے میری پاسبانِ وطن سے صرف یہ التماس ہے اور سوال بھی ہے کہ کیا ہم منظم قوم ہیں؟ اگر ہم منظم قوم ہیں تو تنظیم نظر کیوں نہیں آتی اور اگر ہم منظم قوم نہیں ہیں تو ہم قوم نہیں بلکہ رش ہیں کیونکہ قوم تو کہتے ہی اس کو ہیں جس میں تنظیم ہو ترتیب ہو۔ مادرِ وطن کو تنظیم کے نام پر حاصل کرنے والو کیا 65 سال میں بھی ہم اپنے فروغِ ملک کے اصولوں کو اپنا شعار نہیں بنا سکے اتحاد، ایمان، تنظیم کے نام پر ملنے والے اس ملک میں یوں تو تینوں ہی خصوصیت ناپید ای ہیں لیکن اگر ایمان کامل رکھ کر ہم اتحاد کیساتھ منظم ہونے کی کوشش کریں تو ہم دنیا کے نقشے پر اپنی کھوئی ہوئی میراث کے نقوش کو دوبارہ اجاگر اور آویزاں کر سکتے ہیں۔ چین 1948ء میں آزاد ہوا اور پاکستان 1947ء میں۔ دنیا کا کوئی ایسا ملک نہیں جسکو چین نے امداد دی نہ ہو اور دنیا کا کوئی ایسا ملک شاید ہی ہو جس سے ہم نے امداد طلب نہ کی ہو اور چین کے عوام کے پاس ایمان نہیں صرف اتحاد اور تنظیم ہے اور ہم صاحب ایمان ہونے کے باوجود بھی اُن سے پیچھے ہیں اور وجہ صرف یہ ہے کہ ہم سنہری اصول رکھتے ہیں اُن پر عمل نہیں کرتے درحقیقت ہم بے عمل عالم ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کم از کم اب ہمیں اپنے ملک و قوم کی حقیقی ترقی کیلئے عمل پیرا ہو جانا چاہیے ایک دوسرے کو موردِ الزام ٹھہرانے کی بجائے اپنی تصحیح کی کوشش کو یقینی بنانا چاہیے اگر کوئی غلطی کرے تو اُس کی غلطی کو اپنی غلطی کیلئے دلیل نہیں بنانا چاہیے بلکہ غلطی کی تردید کرنی چاہیے اور اس روش کو نہ صرف اُمورِ زندگی میں بلکہ ٹریفک قوانین کی بالادستی کیلئے بھی رائج کرنا چاہیے صرف اسی صورت ہمارا سفینہ مادرِ وطن بحفاظت اپنی ترقی کے ساحل پر لنگر انداز ہو سکتا ہے

سفر بخیر مکمل ہو کاش محسنِ جاں
اُجڑ کے پہنچا اگر قافلہ تو کیا پہنچا؟

چیف ایڈیٹر
محسن نقوی
ٹریفک وارڈن
mohsin_naqvi1@yahoo.com
0301-4137095

## نقطہ نظر

تحریر: عابد کمالوی

کچھ لوگ شاہراہ زندگی پر ایسے چلتے ہیں جیسے یہ صرف ان کیلئے ہے حالانکہ دوسرے بھی بہت سے چلنے والے ہیں لیکن وہ ان کا احساس نہیں کرتے وہ انہیں اپنے پاؤں یا سواریوں کے نیچے کچل کر آگے نکلنا چاہتے ہیں۔ ہماری تاریخ ایسے ہلاکو اور چنگیز خانوں سے بھری پڑی ہے جو عیش میں یاد خدا اور طیش میں خوف خدا سے غافل رہتے ہیں اور صفحہ تاریخ پر ان کے ناموں کے آگے بھیڑیے، درندے، سنگدل، فرعون، یزید اور وحشی جیسے الفاظ لکھے ہوتے ہیں۔ جس طرح دنیا میں سڑک پر پوری ٹریفک ایک قانون کے تحت چلتی ہے اسی طرح انسانی زندگی کی سڑک کیلئے قانون اور ضابطے وضع کر دیئے گئے ہیں۔ ٹریفک قانون کے تحت یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ایک طرف کی سڑک پر لال سگنل اور ہرا سگنل استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک گاڑی چلتے چلتے چوراہے پر پہنچتی ہے اور دیکھتی ہیں کہ اس کے سامنے لال سگنل روشن ہو گیا ہے تو وہ وہیں رک جاتی ہے تاکہ دوسری سڑک سے چلنے والی سواریوں کو گزرنے کا موقع دے دے جب دوسری سڑک کی سواریاں نکل جاتی ہیں تو لال سگنل کی جگہ ہرا سگنل روشن ہو جاتا ہے اب آپ کی سواری کیلئے موقع ہوتا ہے کہ وہ چوراہے کو پار کرے اور اپنا سفر جاری رکھے۔

چوراہے کا یہ قانون زندگی کا قانون بھی ہے۔ زندگی کی سڑک کوئی خالی سڑک نہیں، جس پر آپ اپنی مرضی کے مطابق صرف اپنی گاڑی دوڑاتے رہیں یہاں دوسرے بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں اور وہ بھی اپنا اپنا سفر طے کرنا چاہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہر ایک اپنے اندر یہ وسعت اور لچک پیدا کرے کہ وہ یہاں خود راستہ لینے کیساتھ ساتھ دوسروں کو بھی راستہ دے۔ جو لوگ اپنے اندر یہ حکمت پیدا نہ کریں ان کا انجام ایسے ہوگا جیسے کوئی ایسا چوراہا ہو جہاں کوئی ڈرائیور اپنی گاڑی کو نہ روکے، ہر ایک بس اندھا دھند اپنی سواریاں دوڑاتا رہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ زندگی کی شاہراہ پر آگے بڑھیں تو آپ کو دوسروں کیلئے بھی گزرنے کا موقع دینا ہوگا۔ تو اے صاحبان بصیرت کبھی ہم نے سوچا کہ ہم نے زندگی کی اس سڑک کا کیا حال کر دیا ہے ہم نے اس پر گڑھے کھود رکھے ہیں ہم نے اس پر طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں۔ اس پر کانٹے اور کانچ بچھا دیے ہیں ہم نے زندگی کی اس سڑک کو اس قدر خوفزدہ بنا دیا ہے کہ اس پر چلتے ہوئے بھی دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں سے کوئی خونی دھاتی ڈور کسی معصوم کا گلا نہ کاٹ دے، کوئی ان دیکھی گولی سر یا سینے سے پار نہ ہو جائے، کوئی اچکا بے ہوشی والی کوئی چیز سونگھا کر لوٹ نہ لے، کوئی مجرم کسی معصوم کو اغوا نہ کرے، کسی دوشیزہ کی عصمت نہ لٹ جائے ہم زندگی کی اس سڑک پر روزانہ اتنے جنازے دیکھتے ہیں، اتنی میتیں اپنے ہاتھوں سے اٹھاتے ہیں لیکن تھوڑی دیر رک کر اس اندوہناک واقعہ کے بارے میں نہیں سوچتے جس نے چند لمحے قبل جیتے جاگتے انسان کو میت میں بدل دیا۔ شاید انسانوں کی ایسی ہی کیفیت پر کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

لوگ ٹھہرے نہیں حادثہ دیکھ کر ۔۔۔۔۔ حادثے سے بڑا سانحہ یہ ہوا

تو میرے چارہ گرو! زندگی کی اس سڑک کو محفوظ بنانے کی کوئی تدبیر کرو، وہ دعائیں یاد کرو جو گھر سے نکلتے وقت سڑک پر چلتے اور سڑک کے کنارے بنی دکانوں اور مکانوں میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں پڑھنے والے محفوظ و مامون رہتے ہیں۔

## پریشر ہارن.... شور کی آلودگی

”نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے“ کچھ یہی عالم شہر فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ پر نصب بے ہنگم پریشر اور میوزیکل ہارنز نے کیا ہوا تھا۔ شہر میں ایک ہنگامہ شور برپا تھا۔ ہر سڑک اور شاہراہ پر ایک طوفان بدتمیزی بپا تھا اور بہت سی گاڑیوں میں نصب ٹیپ ریکارڈرز سے چلتے ہوئے گانوں کی فحش آوازیں ناقابل سماعت تھیں۔ اتنی غیر اخلاقی اور غیر مہذب موسیقی کہ کوئی بھی شخص اسکو سننا پسند نہیں کرے گا اور گاڑیوں میں نصب LCD's پر اس قسم کے واہیات مناظر کی تشہیر جاری تھی کہ شہر بھر کے شرفاء گاڑی میں بیٹھ کر گردن سیدھی نہیں کر سکتے تھے۔ نیز یہ کہ گاڑیوں کے سائلنسرز سے نکلتا ہوا دھواں عوام کے سفید لباس کو سیاہی میں تبدیل کرتا ہوا ان کے نظام تنفس کو بری طرح متاثر کرتا تھا۔ ماحولیاتی ماہرین آلودگی کے مطابق یہ دھواں انسانی صحت کیلئے خصوصاً پھیپھڑوں، گلے اور جلد نظام تنفس کو اس طرح تباہ کر دیتا ہے جسطرح سوکھی لکڑی کو آگ فنا کر دیتی ہے اور ان کے ساتھ ساتھ شور کی آلودگی از خود ایک ایسی وباء ہے جسکا تدارک اس لئے ناگزیر ہے کہ یہ غیر محسوس انداز میں پورے معاشرے کو متاثر کر رہی ہے اور ایک رپورٹ کے مطابق شور کی آلودگی دماغ کی مختلف بیماریوں کی اہم ترین وجہ ہے جس میں ٹینشن، اینگزائٹی، ڈپریشن، سلوکیشن اور برین ہیمبرج قابل ذکر ہیں اور دل کے مریضوں کیلئے یہ شور خصوصاً یکدم شور یعنی پریشر ہارن وغیرہ کا شور دل کا دورہ پڑنے کا سبب بنتا ہے اور جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔

ماہرین کی ان ہدایات اور باسیان فیصل آباد کی بھرپور خواہش پر چیف ٹریفک آفیسر فیصل آباد سردار محمد آصف خاں کی ہدایت پر پریشر ہارن، ٹیپ ریکارڈر، سی ڈی پلیئرز، LCD's اور دھواں دینے والی گاڑیوں کے خلاف خصوصی آپریشن کے احکامات صادر فرمائے گئے تاکہ باسیان شہر کی زندگی کو پرسکون اور پراطمینان بنایا جا سکے اور ماسوائے صرف مہذب ٹریفک شعور کی وجہ سے درپیش بیماریوں سے بچایا جا سکے اور اس آپریشن کو شہر بھر کے وارڈنز نے شبانہ روز کاوشوں سے نتیجتاً 1413 گاڑیوں سے پریشر ہارن اتروائے گئے 153 گاڑیوں سے ٹیپ ریکارڈر اتروا کر ان کے خلاف کاروائی عمل میں لائی گئی جبکہ متعدد گاڑیوں سے LCD's بھی اتروائی گئیں یہ مہمات 6 جون سے شروع کی گئیں اور تا حال جاری ہیں نیز اس سلسلے میں آگاہی مہم بھی جاری ہے

چیف ٹریفک آفیسر سردار محمد آصف خاں کے اس اقدام سے عوام نے سکھ کا سانس لیا اور CTO صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

Scanned with CamScanner

# ٹریفک ایجوکیشن

**انسپکٹر ملک محمد امین**
(انچارج ایجوکیشن یونٹ)

سٹی ٹریفک پولیس کا موبائل ایجوکیشن یونٹ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ ایجوکیشن یونٹ کی کارکردگی کو نا صرف افسران اعلیٰ بلکہ عوامی و سیاسی حلقوں کی طرف سے ہمیشہ بہت سراہا گیا ہے۔

موبائل ایجوکیشن یونٹ حسب سابق شہر بھر میں ٹریفک قوانین کی آگہی کے عمل کو فعال بنائے ہوئے اس ضمن میں چیف ٹریفک آفیسر سردار محمد آصف خاں کی ہدایت پر تمام شہر کے سکولز اور کالجز میں خصوصی لیکچرز کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ جہاں نسل نو کو ٹریفک قوانین سے آگاہی فراہم کی جارہی ہے۔ تاکہ پاکستان کے مستقبل کو محفوظ اور مہذب بنایا جاسکے۔ اس سلسلہ میں گلستان کالونی، گلشن کالونی، مدینہ ٹاؤن کالج، میونسپل ڈگری کالج، عبداللہ پور اور گورنمنٹ کالج سمن آباد میں خصوصی سیمینارز کا انعقاد ماہ نو میں کیا گیا۔ اس کے علاوہ شہر بھر کے اہم چوکوں اور شاہراہوں پر پبلک ایڈریس سسٹم کے ذریعے عوام میں لائن اینڈ لین ڈسپلن او دیگر قوانین ٹریفک کی تشہیر کا سلسلہ بھی جاری وساری ہے۔ جس سے ہر گزرنے والے شہری کو مستفید کیا جاتا ہے۔ شہر کی تمام اہم شاہراہوں پر روڈ مارکنگ کروائی گئی ہے۔ جس سے ہر راہگیر اور سوار کی چلنے کی لین کا تعین کیا گیا ہے۔ کہ کون سی لین میں کس قسم کی گاڑی چلنا ضروری ہے اور کون سی لین ممنوع ہے۔

ایکسیڈنٹل ویکل پروگرام کے ذریعے عوام کو حادثے اور حادثے کے بعد ہونیوالے نقصانات اور ان کے ازالے کیلئے فوری اقدامات سے روشناس کروایا جاتا ہے اور فرسٹ ایڈ کی بھی ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ بروشرز، بینرز، ٹریفک ویکس، ٹریفک واکس FM-103، جنگل میگزین اور نیوز لیٹرز کے ذریعے بھی عوام کو ایجوکیٹ کئے جانے کا عمل بطریق احسن جاری وساری ہے۔ عوام کے جان و مال کو محفوظ بنانے کیلئے شہر کی مختلف اہم سڑکوں پر سپیڈ گن سکواڈز بھی ایجوکیشن یونٹ کے زیر اثر کام کر رہا ہے۔ تاکہ اوور سپیڈ گاڑیوں کیخلاف کارروائی کرتے ہوئے اوور سپیڈنگ کے رجحان کو ختم کیا جائے اور عوام کے جان و مال کو تحفظ فراہم کیا جاسکے۔ یہ اقدامات بھی انتہائی مثبت اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ ایجوکیشن یونٹ جہاں عوام کو ایجوکیٹ کر رہا ہے وہاں CPLC میں وارڈنز کیلئے ریفریشر کورسز کا بھی انعقاد کرتا ہے۔ تاکہ وارڈنز بھی اصلاحی تربیت کا عمل ساتھ ساتھ جاری رہے اور وارڈنز عوام کی خدمت کو اپنا اولین مقصد سمجھتے رہیں اور اپنے رویے کو ہمیشہ شائستہ رکھیں تاکہ عوام کی طرف سے وارڈنز پر اعتماد میں کوئی کمی نہ آسکے اور وارڈنز کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔

ان تمام امور کے علاوہ موبائل ایجوکیشن یونٹ ایک انتہائی موثر اور مفید پروگرام کا انعقاد کر رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ شہر بھر کی تمام سرکاری و غیر سرکاری ٹرانسپورٹرز کے ٹرمینل پر جا کر پروفیشنل ڈرائیورز کو خصوصی لیکچرز دیئے جاتے ہیں تاکہ ان پروفیشنل ڈرائیورز کو ایجوکیٹ کر کے لاکھوں لوگوں کی زندگی محفوظ بنائی جاسکے اور اس قسم کی ورکشاپس کی انفرادیت یہ ہے کہ نہ صرف ایجوکیشن یونٹ اس میں بھرپور کردار ادا کرتا ہے بلکہ چیف ٹریفک آفیسر سردار محمد آصف خاں بھی از خود ڈرائیورز کو لیکچرز دیتے ہیں۔ اس سے عوام میں پولیس کا تشخص بحال ہوتا ہے اور ماتحتان کو بھی اخلاقی مدد ملتی ہے۔ یعنی یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ موبائل ایجوکیشن یونٹ فیصل آباد ٹریفک سسٹم میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کر رہا ہے اور عوام کو بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے۔

## ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

فیصل آباد کے ٹریفک وارڈنز نے نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے کا جو سلسلہ سہالہ کالج سے شروع کیا تھا وہ تدریج اب تک جاری وساری ہے اور اس روایت کو قائم رکھتے ہوئے فیصل آباد کے ٹریفک وارڈن تنویر حسین گل (3233) نے ٹی آئی کورس (29+4) 29 ویں بیچ میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور کمانڈنٹ پولیس ٹریننگ سکول چوہنگ جناب ڈی آئی جی بشیر اللہ نے انہیں CCII سرٹیفکیٹ سے نوازا۔

Scanned with CamScanner

رائے اللہ دتہ STW
انچارج لیگل برانچ

## پینڈنگ چالان عدالت ہائے

سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد جو چالان کرتی ہے۔ اگر متعلقہ وائلیٹر مقررہ ایام (10 یوم) کے اندر بینک میں جرمانہ جمع نہ کروائے تو چالان کنندہ کے ساتھ کاغذات متعلقہ عدالت میں بھجوا دیے جاتے ہیں۔ جب وائلیٹر اپنے کاغذات لینے کیلئے بروقت عدالت نہ آتے ہیں۔ تو عدالت سے استدعا کی جاتی ہے کہ وائلیٹر کے سمن وارنٹ جاری کیے جائیں۔ تاکہ پینڈنگ چالان عدالت سے کلیئر کروائے جاسکیں۔ ایک اہم نکتہ عوام الناس کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جب بھی چالان لینے سیکٹر آفس، عدالت یا بینک میں جائیں تو ذیل گزارشات کو ضرور مدنظر رکھیں۔

☆ کوئی بینک اتوار 10 یوم کے ذیل جرمانہ لینے کا مجاز نہ ہے۔ ان ایام میں وہ دن بھی شامل ہے۔ جس دن چالان ہوتا ہے۔ مثلاً 11 تاریخ کو چالان ہو 20 تاریخ تک بینک میں جرمانہ جمع کروایا جاسکتا ہے۔ نہ کہ 21 تاریخ کو۔

☆ سٹی ٹریفک پولیس کا عملہ خواہ وہ دفتری ہو یا فیلڈ میں کام کرتا ہو کسی صورت میں نقد جرمانہ وصول کرکے کاغذات واپس کرنے کا مجاز نہ ہے۔

☆ جب آپ عدالت میں جائیں۔ جو جرمانہ آپ جمع کروائیں اس کی رسید ضرور حاصل کریں۔

☆ عوام الناس کی سہولت کے لیے سٹی ٹریفک پولیس کا وارڈن آفیسر عوام الناس کی راہنمائی کیلئے عدالت ٹائم تک عدالت میں موجود ہوتا ہے۔

**سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد کے یکم جون تا 30 جون تک جو عدالت ہائے میں فیصلہ جات ہوئے انکی تفصیل ذیل ہے۔**

| نام عدالت | سابقہ پینڈنگ چالان | ماہ جون میں بھجوائے گئے چالان | فیصلہ شدہ چالان | موجودہ پینڈنگ چالان عدالت | بری چالان بمعہ جرمانہ (جو خزانہ میں جمع نہ ہوا۔) | تفصیل چالان جو بری کرتے وقت ٹریفک پولیس کو طلب کرکے سماعت ہوئی | بینک پیڈ چالان بمعہ جرمانہ (بروقت ادائیگی) | تفصیل چالان جن کو ڈبل جرمانہ بمطابق قانون ہوا | تفصیل چالان جن کو سنگل جرمانہ ہوا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جناب چوہدری احمد سعید صاحب SJM | 8007 | 3220 | 1128 | 10099 | چالان 244<br>جرمانہ 55100 | | چالان 321<br>جرمانہ 61100 | چالان 524<br>جرمانہ 159100 | چالان 39<br>جرمانہ 9700 |
| جناب ذوالفقار علی نگ صاحب SJM | 8071 | 3676 | 1388 | 10361 | چالان 96<br>جرمانہ 25100 | | چالان 333<br>جرمانہ 61250 | چالان 873<br>جرمانہ 230200 | چالان 86<br>جرمانہ 15600 |
| جناب محمد افضل صاحب سول جج جڑانوالہ | 514 | 121 | 124 | 511 | | | چالان 12<br>جرمانہ 3300 | چالان 112<br>جرمانہ 65300 | |
| جناب سول جج صاحبان سمندری تاندلیانوالہ | 503 | 242 | 88 | 657 | | | چالان 23<br>جرمانہ 7300 | چالان 65<br>جرمانہ 41400 | |

عوام الناس سے گزارش ہے کہ بروقت چالان جرمانہ بینک میں جمع کروا کر پریشانیوں سے بچیں۔ سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد آپ کی خدمت کیلئے دن رات کوشاں ہے۔

## ارباب اختیار کی نظر

سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد ہزاروں کی تعداد میں ایسے چالان ٹکٹ عدالت میں جمع کرواتی ہے جو دس دن تک جرمانہ بینک میں جمع نہیں کرواسکتے اور یہ عمل عرصہ دراز سے جاری وساری ہے مگر بدقسمتی سے خزانہ سرکار اس زر کثیر کو مستفید نہیں کیا جاسکا تھا لیکن میں اس افسر کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں جو چند ماہ فیصل آباد تعینات رہ کر گئے اور نظام کو اس وجہ مربوط بنا گئے کہ اب ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپوں کی صورت میں زر مبادلہ سرکاری خزانے میں جمع ہونا شروع ہو گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

# لرنگ لائسنس کیمپس

(رانا محمد افضال TW)

ڈرائیونگ لائسنس کی افادیت کو فراموش نہیں کیا جاسکتا یعنی یہ واحد سند ہے جو آپکو گاڑی چلانے کا اختیار دیتی ہے۔ یعنی آپکے ڈرائیور ہونے کی قانونی گارنٹی کو لائسنس کہتے ہیں۔ ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کیلئے لرنرز ڈرائیونگ لائسنس ناگزیر ہے اور لرنرز ڈرائیونگ لائسنس کے 42 یوم کے بعد ڈرائیونگ لائسنس کیلئے فائل جمع کروائی جاتی ہے۔ پہلے پہل عوام کیلئے لرنرز ڈرائیونگ لائسنس کا حصول ایجنٹ مافیا کی جھوٹی باتوں کی وجہ سے جوئے شیر لانے کے مترادف گردانا جاتا تھا اور لوگ لرنرز ڈرائیونگ لائسنس کے حصول کو انتہائی مشکل کام تصور کرتے تھے۔ عوام کے اس تاثر کو ختم کرنے کیلئے اور لرنرز کے حصول کو آسان بنانے کیلئے چیف ٹریفک آفیسر سردار محمد آصف خاں کی ہدایات پر مختلف اقدامات کئے گئے۔ جنکی وجہ سے لاکھوں کی تعداد میں شہریوں کو لرنرز ڈرائیونگ لائسنس جاری کئے گئے اور ان اقدامات میں موبائل لرنرز لائسنسنگ کیمپ کا کردار ناقابل بیان ہے۔ یعنی سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد کی لرنرز لائسنسنگ ٹیم نے شہر بھر کی تمام درسگاہوں میں طلباء اور اساتذہ کو موقع پر لرنرز ڈرائیونگ لائسنس پرمٹ جاری کئے اور اس اقدام کو انتہائی پذیرائی ملی ان درسگاہوں میں

ایگریکلچرل یونیورسٹی فیصل آباد، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، مدینہ یونیورسٹی فیصل آباد، یونیورسٹی آف ایجوکیشن فیصل آباد، IMIT گروپ آف کالجز، پنجاب گروپ آف کالجز، شبلی کالج اور گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج قابل ذکر ہیں۔ اس طرح موبائل لرنرز ڈرائیونگ لائسنس پرمٹ ٹیم نے گھر کے دروازے پر لرنرز پرمٹ جاری کئے تاکہ عوام کو مستفید کیا جاسکے۔

اس لرنرز کیمپ کی ایک اور انفرادیت قابل ذکر ہے کہ آج کل یہ کیمپ چوک گھنٹہ گھر اور چناب چوک میں عوام کو لرنرز ڈرائیونگ لائسنس پرمٹ فراہم کر رہا ہے اور روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اپنی گاڑیوں اور موٹر سائیکلز کیلئے لرنرز ڈرائیونگ لائسنس پرمٹ چند سیکنڈز میں حاصل کر رہے ہیں اور سٹی ٹریفک پولیس کے اس اقدام کو باسیان فیصل آباد کی طرف سے تا حال بہت سراہا جارہا ہے اور اس تمام کام میں چیف ٹریفک آفیسر سردار محمد آصف خاں کی حکمت عملی، عوام کا تعاون اور لرنرز ڈرائیونگ لائسنس پرمٹ کیمپ کی ٹیم کی انتھک محنت اور پیشہ وارانہ مہارت شامل ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم سارے شہر کو اپنی خدمات پیش کریں اور بدلے میں صرف آپکے تعاون کے خواہاں ہیں کہ آپ لوگ اپنا تعاون اور اعتماد سٹی ٹریفک پولیس پر بنائے رکھیں۔

## ماڈل روڈز

دور حاضر کے جدید ٹریفک نظام کے تقاضوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد اور سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد کی مشترکہ کوشش سے وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے مطابق شہر کے 5 اہم شاہرات پر مثالی ٹریفک نظام متعارف کروایا گیا جس میں نہ صرف تمام ٹریفک کو انٹرنیشنل ٹریفک قوانین سے ہم آہنگ کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی اس اہم کاوش میں ٹریفک وارڈنز کا کردار انتہائی قابل ستائش رہا اس ضمن میں ماڈل روڈز پر تعینات کئے جانے والے وارڈنز کو پیشہ وارانہ مہارت کے علاوہ کئی دیگر کورسز کروائے گئے جن میں سپیڈ گن، انٹی ٹیررازم آپریشن اور پبلک ڈیلنگ کے حوالے سے ریفریشر کورسز شامل ہیں۔ مذکورہ شاہرات پر لائن اینڈ لین ڈسپلن کی پابندی اور اوور سپیڈنگ، تجاوزات، غلط پارکنگ، اسٹاپ لائن اور ٹریفک سگنلز کی پابندی کو یقینی بنایا گیا اور یہ سلسلہ کامیابی سے جاری وساری ہے۔

Scanned with CamScanner

میاں محسن رشید
سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد

# موٹر گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کا اجراء

موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ 39 کے تحت ہر مالک گاڑی پر لازم ہے کہ اپنی گاڑی کا فٹنس سرٹیفکیٹ موٹر وہیکل ایگزامنر کے دفتر واقع جڑانوالہ روڈ فیصل آباد سے ہر چھ ماہ بعد حاصل کرے۔ موٹر وہیکل ایگزامنر آفس زیر نگرانی و کنٹرول دفتر سیکرٹری، ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، فیصل آباد واقع اندرون کمشنر کمپلیکس فیصل آباد کام کرتا ہے۔ متذکرہ دفتر میں دو موٹر وہیکل ایگزامنر، ایک پولیس سب انسپکٹر، ایک پولیس کانسٹیبل، دو جونیئر کلرکس اور ایک چوکیدار پر مشتمل عملہ تعینات ہے۔ فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے گاڑی مذکورہ موٹر وہیکل ایگزامنر کے روبرو برائے معائنہ پیش کرنا ضروری ہے۔ گاڑی کو چیک کئے بغیر فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا جا سکتا۔ موٹر وہیکل رولز کی دفعہ 98 کے ذیلی قاعدہ (5) کے تحت ڈرائیور اور مالک گاڑی پر لازم ہے کہ اپنی گاڑی کو مکمل طور پر فٹ رکھے اور روڈ پر لانے سے پہلے گاڑی کو چیک کرے تاکہ پتہ چل سکے کہ گاڑی روڈ پر چلنے کے قابل ہے کہ نہیں۔

گاڑی کا فٹنس سرٹیفکیٹ چھ ماہ کیلئے کارآمد ہوتا ہے۔ اس کو گاڑی کی رجسٹریشن بک میں سنبھال کر رکھیں اور ہر چھ ماہ بعد اسکی تجدید کروانا ضروری ہے۔ دوران ٹریفک چیکنگ، ان گاڑیوں کو چیک بھی کیا جاتا ہے کہ وہ مکمل طور پر ٹھیک ہیں کہ نہیں۔ گاڑی کے ان فٹ ہونے کی صورت میں اسکا فٹنس سرٹیفکیٹ معطل کر دیا جاتا ہے۔ جب تک کہ گاڑی ٹھیک نہ ہو جائے فٹنس سرٹیفکیٹ بحال نہیں کیا جاتا۔ فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کیلئے جنرل پوسٹ آفس سے فٹنس کی ٹکٹوں کی صورت میں گورنمنٹ کا ریونیو وصول کیا جاتا ہے۔ نئی LTV/HTV گاڑیوں کیلئے 600 روپے کی ٹکٹ لگائی جاتی ہے اور نئی D.Van کیلئے 400 روپے کی ٹکٹ لگانا ہوتی ہے جبکہ تجدید کیلئے LTV/HTV کی فیس 300 اور D.Van کی 250 روپے فیس کی ٹکٹیں لگائی جاتی ہیں۔ اگر گاڑی کو مقررہ مدت سے چند دن کے اندر اندر پاس کروا لیا جائے تو کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا جاتا۔ جرمانہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. تاریخ اختتام سے 15 یوم سے زائد لیکن ایک ماہ کے اندر اندر لیٹ ہو تو جرمانہ 100 وصول کیا جائیگا۔
2. تاریخ اختتام سے اگر دو ماہ کے اندر لیٹ ہو تو 200 روپے زائد جرمانہ وصول کیا جائیگا۔
3. تاریخ اختتام سے تین ماہ کے اندر لیٹ ہو تو 400 روپے زائد جرمانہ وصول کیا جائیگا۔
4. تاریخ اختتام سے تین ماہ سے زائد لیٹ ہو تو ہر ماہ کا 100 روپے زائد جرمانہ علیحدہ وصول کیا جائیگا۔

## موٹر سائیکل پر سواری کا انداز

محفوظ سواری کے لئے ان سات نکات پر عمل کریں۔

**آنکھیں:** نظر سامنے کی طرف پھیلاؤ میں رکھیں۔

**کندھے:** کندھے نارمل حالت میں رکھیں اور ان میں تناؤ پیدا نہ کریں۔

**کہنیاں:** کہنیوں کو قدرتی انداز میں اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھیں جسم کا اوپری حصہ ڈھیلا رکھیں۔

**ہاتھ:** ہینڈل گرپ کو درمیانے سے ہلکی قوت سے 120 زاویے سے پکڑیں۔

**کولہے:** سیٹ پر اس طرح بیٹھیں کہ آپ کے دونوں ہاتھ ہینڈل بار پر آسانی سے پہنچ سکیں۔

**گھٹنے:** فیول ٹینک کو ہلکے سے اپنے دباؤ میں رکھے ہوئے ہوں۔

**پاؤں:** جوتے کی نوک بالکل سیدھی ہونی چاہیے۔ ایڑھی اور تلے کی درمیانی جگہ کو فٹ ریسٹ کے اوپر رکھیں۔

## کیا آپ جانتے ہیں

- ★ ہر روز سڑکوں پر دنیا میں 3000 سے زائد اموات حادثات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔
- ★ سالانہ ٹریفک حادثات میں مرنے والے افراد کی تعداد 12 لاکھ سے زائد ہے۔
- ★ 90 فیصد سے زائد اموات غریب یا پسماندہ ممالک میں ہوتی ہیں۔
- ★ سالانہ 5 کروڑ سے زائد افراد ٹریفک حادثات میں زخمی ہوتے ہیں۔
- ★ ٹریفک حادثات کسی بھی ملک کی GNP کا 4 فیصد نقصان کرتے ہیں۔
- ★ ہیلمٹ کے استعمال سے سر کی خطرناک چوٹیں 45 فیصد تک کم ہو جاتی ہیں۔
- ★ دوران ڈرائیونگ موبائل فون کے استعمال سے حادثات کی شرح 400 فیصد تک بڑھ جاتی ہے۔
- ★ حادثات میں آدھے سے زائد متاثرہ افراد پیدل، سائیکل سوار اور موٹر سائیکل سوار ہوتے ہیں۔
- ★ سیٹ بیلٹ نہ باندھنے اور حادثہ کی صورت میں ہلاکت کی شرح دوگنا ہو جاتی ہے۔
- ★ سیٹ بیلٹ کے استعمال سے موت کا خطرہ 61 فیصد کم ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

## ڈپلیکیٹ لائسنس

گزشتہ شمارہ میں تجدید لائسنس اور انٹرنیشنل لائسنس کا طریقہ کار تفصیل سے بیان کیا گیا تھا۔ اب ڈرائیونگ لائسنس کے گم ہونے یا ضائع ہو جانے کی صورت میں ڈپلیکیٹ لائسنس حاصل کرنے کا طریقہ بیان کیا جا رہا ہے۔ جس کیلئے مندرجہ ذیل کاغذات درکار ہیں اور فائل مکمل کر کے لائسنسنگ برانچ آفس CTO نزد ضلع کونسل فیصل آباد میں جمع کروائیں۔

1. مطلوبہ درخواست فارم
2. قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی
3. دو عدد تصدیق شدہ تازہ پاسپورٹ سائز فوٹوگراف
4. اگر کاپی والا لائسنس گم ہوا ہو تو متعلقہ ڈاک خانہ سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ جس سے ظاہر ہو کہ گم شدہ لائسنس کس تاریخ تک کارآمد تھا اگر لائسنس کمپیوٹرائزیشن سے جاری ہوا تھا تو وہاں سے رپورٹ کروائیں۔ لائسنس گم ہونے کی صورت میں متعلقہ تھانہ میں رپٹ درج کروائیں اور اصل رپٹ ساتھ لگائیں جو کہ 15 دن تک قابل قبول ہوگی۔
5. ٹکٹ۔۔۔ لائسنس گم یا خراب ہونے کی صورت میں

| موٹر سائیکل | کار | LTV | موٹر سائیکل+LTV | HTV |
|---|---|---|---|---|
| 100 | 150 | 150 | 150 | 200 |

کاپی والی ڈپلیکیٹ کیساتھ رینیول فیس بھی لگے گی۔ ڈپلیکیٹ لائسنس جاری کرنے سے پہلے اس امر کی تصدیق کی جائے گی کہ حامل لائسنس کسی ایکسیڈنٹ میں ملوث تو نہیں ہے یا لائسنس چالان میں تو نہیں کیا ہوا۔

## انڈورسمنٹ کروانے کا طریقہ

انڈورسمنٹ کروانے کیلئے مندرجہ ذیل کاغذات تیار کر کے درج بالا پتہ پر جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

1. انڈورسمنٹ فارم E
2. میڈیکل سرٹیفکیٹ
3. قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی
4. دو عدد تصدیق شدہ تازہ پاسپورٹ سائز فوٹوگراف
5. اصل لرنر پرمٹ جسکے کم از کم چھ ہفتے گزر چکے ہوں
6. ڈرائیونگ ٹکٹ بمطابق شیڈول
7. پہلا لائسنس ساتھ منسلک کرنا ہوگا

| موٹر سائیکل | کار | LTV | موٹر سائیکل+LTV | HTV |
|---|---|---|---|---|
| 550 | 900 | 900 | 950 | 1200 |

### لیڈی ٹریفک وارڈنز فیصل آباد (نامہ نگار: LTW)

فیصل آباد میں سٹی ٹریفک پولیس واحد ادارہ ہے جہاں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ عملی طور پر کھڑی نظر آتی ہیں۔ دفاتر ہوں یا فیلڈ لائسنسنگ برانچ ہو یا پٹرولنگ، سپیشل سکواڈ ہو یا ایجوکیشن یونٹ، ٹریفک آگاہی سیمینارز ہوں یا مہمات، ٹریفک ویکس ہوں یا واکس، لیڈی ٹریفک وارڈنز ہر میدان میں وارڈنز کے شانہ بشانہ کھڑی نظر آتی ہیں۔ لیڈی ٹریفک وارڈنز کی انفرادیت اور امتیاز ہی انہیں وارڈنز سے سرفراز کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ وارڈنز کی طرح نہ صرف ہر میدان میں اور ہر کام میں ان کی برابر کی شریک کار ہیں بلکہ بہت سے مخصوص امور جنکو وارڈنز سے سرانجام نہیں دلوایا جا سکتا، لیڈی ٹریفک وارڈنز بخوبی سرانجام دیتی ہیں۔ مثلاً CPLC میں لیڈیز ٹریفک لرننگ لائسنس کی فراہمی، لیڈیز کا ڈرائیونگ ٹیسٹ اور لیڈیز کے سکولز اور کالجز میں ٹریفک کی آگاہی بارے خصوصی لیکچرز اسکے علاوہ مزید بہت سے امور ہیں جو خواتین سے مخصوص ہیں اور انہیں لیڈی وارڈنز ہی سرانجام دے سکتی ہیں۔ یعنی یہ کہنا بعید القیاس نہ ہوگا کہ لیڈی ٹریفک وارڈنز کی ذمہ داریاں وارڈنز کی نسبت کہیں زیادہ ہیں اور یہ باہمت خواتین اپنی ان ذمہ داریوں کا بیڑا بخوبی اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ان دختران مادر وطن کی خدمات یقیناً قابل رشک و ستائش ہیں۔

Scanned with CamScanner

منور احمد کھرل

# گاڑیوں کی رجسٹریشن، جعلی گاڑیوں کی پڑتال اور ٹوکن ٹیکس سے متعلقہ امور

ٹریفک پولیس کی زیر نگرانی سگنل کے نام سے جاری کیا جانے والا میگزین عوام الناس کیلئے گاڑیوں کی رجسٹریشن، ان کے ٹوکن ٹیکس، روٹ پرمٹ اور لائسنس وغیرہ کے بارے میں بہت اہم معلومات فراہم کر رہا ہے جس کی وجہ سے لوگ ایجنٹ اور ٹاؤٹ مافیا کے چنگل سے نجات حاصل کر رہے ہیں اور اپنی گاڑیوں کے امور کیلئے متعلقہ محکمہ جات سے رجوع کر رہے ہیں۔

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بھی اس ضمن میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے اور سگنل کے ہر شمارہ میں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ان کے ٹوکن ٹیکس کے ہر شمارہ میں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ان کے ٹوکن ٹیکس کے طریقہ کار اور ریٹ کے بارے میں اہم معلومات عوام تک پہنچا چکا ہے۔ حالیہ بجٹ میں ٹوکن ٹیکس کے جو ریٹ بڑھائے گئے ہیں ان کی تفصیل عوام الناس کی سہولت کے لئے دی جا رہی ہے۔ عوام اپنی کاروں، جیپ وغیرہ کا ٹوکن مذکورہ شرح سے ادا کریں۔

| | | |
|---|---|---|
| (الف) | کار، جیپ (جن کی سیٹیں 3 سے زائد نہ ہوں) | -/500 روپے سالانہ |
| (ب) | جن کی سیٹیں 3 سے زائد اور 6 سے کم ہوں | |
| ۱۔ | جن گاڑیوں کی انجن پاور 1000 سی سی تک ہو | -/600 روپے سالانہ |
| ۲۔ | جن گاڑیوں کی انجن پاور 1000 سی سی سے زائد اور 1300 سی سی سے کم ہو | -/1800 روپے سالانہ |
| ۳۔ | جن گاڑیوں کی انجن پاور 1300 سی سی سے زائد اور 1500 سی سی تک ہو | -/3000 روپے سالانہ |
| ۴۔ | جن گاڑیوں کی انجن پاور 1500 سی سی سے زائد اور 2000 سی سی تک ہو | -/4500 روپے سالانہ |
| ۵۔ | جن گاڑیوں کی انجن پاور 2000 سی سی سے زائد اور 2500 سی سی تک ہو | -/6000 روپے سالانہ |
| ۶۔ | جن گاڑیوں کی انجن پاور 2500 سی سی سے زائد ہو | -/10,000 روپے سالانہ |
| ۷۔ | گاڑیاں جن کے 3 دروازے ہوں۔ 4x4 وہیکل اور انجن پاور 2500 سی سی سے زائد ہو | -/4500 روپے سالانہ |

## زندہ قائداعظم

### مشورے کا جواب

جلوس کے اختتام پر اسمبلی ہال میں انتقال اقتدار کی تقریب ہوئی۔ اس میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے پاکستانیوں کو اپنے سفید فام جسم میں ہزار کدورتوں اور خباثتوں کی سیاہیاں چھپائے یہ مشورہ دیا کہ وہ نئی مملکت میں عدل و انصاف اور رواداری کی وہ روایتیں قائم کریں جو مغل بادشاہ اکبر نے قائم کی تھیں۔ قائداعظم نے اپنی جوابی تقریر میں ماؤنٹ بیٹن کے اس مشورے کو للکارے بغیر نہ جانے دیا۔ انہوں نے بڑے باوقار انداز میں فرمایا کہ عدل و انصاف اور رواداری کی روایتیں ہمیں اس سے بہت پہلے نبی کریم ﷺ سے ملی تھیں۔

**نوٹ:**

اہم ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اس کے علاوہ یہ بات بھی نوٹ کی گئی ہے کہ ٹریفک وارڈز اپنی ڈیوٹی بڑی تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں لیکن بعض صاحبان ٹریفک کے قوانین کی جب خلاف ورزی کرتے ہیں تو روکنے پر اگر متعلقہ وارڈن ان کا چالان کرتے ہیں تو وہ جو رجسٹریشن، روٹ پرمٹ یا لائسنس جمع کرواتے ہیں وہ یا تو جعلی ہوتے ہیں یا فوٹو سٹیٹ کاپی ہوتی ہے جس کی وجہ سے جب کیس عدالت میں جاتا ہے تو اس چالان کی رقم جمع نہ ہونے پر وہ رقم متعلقہ اہلکار کو جمع کروانی پڑتی ہے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل تجاویز پر عمل کرنے سے اس قسم کی بدمزگی سے بچا جا سکتا ہے۔ سرکاری خزانہ میں زر کثیر کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

1. ٹریفک پولیس، سیکرٹری RTA اور محکمہ ایکسائز کی مشترکہ ورکشاپ منعقد کروائی جائیں جس میں ٹریفک وارڈز کو رجسٹریشن بک، ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ کی پہچان اور ان کے جعلی یا اصلی ہونے کی شناخت کروائی جائے۔ اس ضمن میں محکمہ ٹریفک عملی اقدام اٹھا سکتا ہے۔
2. مذکورہ بالا تینوں محکموں کی اکٹھی ٹیمیں ہر ماہ 2 بار جنرل ہولڈ آپ کریں اور سڑکوں پر جعلی رجسٹریشن، بغیر رجسٹریشن، بغیر نمبر پلیٹ، جعلی نمبر پلیٹ، بغیر ٹوکن ٹیکس کی ادائیگی کے چلنے والی گاڑیوں، بغیر لائسنس اور روٹ پرمٹ کے چلنے والی گاڑیوں کی پڑتال کر کے ان کے مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اس ضمن میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے پہلے بھی تجاویز دی گئی ہیں۔

Scanned with CamScanner

# مہذب معاشرہ اور ٹریفک

پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں
وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

وفاقی ادارہ شماریات کی رپورٹ کے مطابق گذشتہ دس برس میں پاکستان میں 50 ہزار ٹریفک حادثات میں ہلاک ہوئے جبکہ ایک لاکھ سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ مذکورہ اعداد و شمار اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ پاکستان میں ٹریفک حادثات کی شرح دنیا کے بیشتر ممالک کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ جب ہم اپنے گرد و نواح میں ٹریفک کی خلاف ورزیوں پر نظر دوڑاتے ہیں تو یہ بات انتہائی تشویشناک دکھائی دیتی ہے کہ پاکستان میں زیادہ تر لوگ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کو بہادری کے زمرے میں شمار کرتے ہوئے اسے اپنے قریبی حلقوں میں انتہائی فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ بحیثیت پاکستانی ہمیں ان عوامل پر غور کرنا ہوگا کہ آخر ہم قانون کی خلاف ورزی کے حوالے سے کیوں لاپرواہی کا شکار ہیں۔ ہماری سڑکیں عمومی طور پر ناقص اور جگہ جگہ سے ناہمواری کا شکار ہیں جس پر رواں دواں ٹریفک نہ صرف اپنی روانی کو درست حالت میں جاری و ساری رکھنے میں ناکام نظر آتی ہے بلکہ پیدل چلنے والے افراد کے لئے مسائل پیدا کرتی نظر آتی ہے۔

پنجاب میں ٹریفک نظام کی بہتری کے لئے جس انداز سے نئی فورس تشکیل دی گئی ہے اس سے پڑھے لکھے نوجوانوں کو ٹریفک کی روانی کو یقینی بنانے کے لئے نئے عزم کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے اور دیگر صوبوں کے مقابلے میں پنجاب کی ٹریفک کے لئے متعین کی گئی فورس نسبتاً زیادہ تر نوجوان نسل پر مشتمل ہے اس سے جہاں نئی نسل کو قومی ذمہ داریوں سے منسلک کرنے اور ان پر اعتماد کے اظہار کی صورت میں جوہر پرکھنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے وہاں نوجوانوں کو پوری لگن اور قومی جذبے کے ساتھ ملک و قوم کی خدمت کے لئے آگے بڑھنے کے مواقع بھی میسر آئے ہیں۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں تعلیم و تحقیق کے سلسلے میں اپنے قیام کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ وہاں لوگوں کے اندر ٹریفک قوانین کا شعور نہ صرف رچ بس چکا ہے بلکہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے کو عوامی سطح پر بھی تحقیر کا مستحق گردانا جاتا ہے۔ فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر اور ملک کی صنعتی و تجارتی سرگرمیوں کا مرکز و محور ہے لہٰذا یہاں نقل مکانی کے ساتھ ساتھ دیہی ثقافت سے وابستہ افراد کی بہتات نے اس شہر پر ابھی تک میٹروپولیٹن کلچر کی چھاپ نہیں لگنے دی۔ آج بھی یہاں اونچے اونچے پلازوں کے سائے میں دیہی زندگی کے انوکھے رنگ پوری آب و تاب کے ساتھ دکھائی دیتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہاں کے باسیوں میں ابھی تک ٹریفک قوانین پر عمل درآمد کے حوالے سے شعور کی سطح اس قدر بلند نہیں ہو پائی جس کا مظہر کراچی، لاہور اور اسلام آباد کے شہروں میں واضح انداز میں دکھائی دیتا ہے۔

فیصل آباد ٹریفک پولیس کی جانب سے عوامی سطح پر ٹریفک قوانین کا شعور اجاگر کرنے اور لوگوں کو ٹریفک کی روانی یقینی بنانے کے لئے مثبت کردار پر مائل کرنے کے حوالے سے مقامی ٹریفک پولیس حکام کی کاوشیں لائق ستائش ہیں بالخصوص "ستکتو" کے نام سے ایجوکیشن یونٹ کی مطبوعاتی کاوشیں یقیناً عوامی سطح پر بالعموم اور نوجوانوں میں بالخصوص مثبت رجحان پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گی۔ میں اس بات پر پختہ یقین رکھتا ہوں کہ ہم سب انفرادی طور پر سچے مسلمان اور مخلص پاکستانی کی حیثیت سے اگر اپنے کردار کو قانون کے سانچے میں ڈھالنے پر آمادہ ہو جائیں تو دس سال میں اتنی قیمتی جانیں ضائع ہونے سے بچ سکتی ہیں۔ جن کا تذکرہ اپنے مضمون کے آغاز میں میں نے کیا ہے۔ ہمیں قانون کی پاسداری کے کلچر کو اپنی ذات سے اپنے گھر کی دہلیز تک لے کر جانا ہے یوں خاندان کی سطح پر اگر قانون کی پاسداری کا چلن فروغ پائے گا تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ایک مہذب اور قانون پر عمل کرنے والی قوم کی حیثیت سے معاشرے میں اپنا تشخص نہ منوا سکیں۔ جہاں تک ایجوکیشن یونٹ کی کاوشوں کا تعلق ہے مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ فیصل آباد کی ٹریفک پولیس تعلیمی اداروں میں خصوصی لیکچرز کے ذریعے نئی نسل کو ٹریفک قوانین پر عملدرآمد کے لئے جو کردار ادا کر رہی ہے اس کے یقیناً دلکش اثرات آنے والے دنوں میں ظہور پذیر ہو سکیں گے۔

اگر ہم اپنے آپ کو ملکی قوانین کے احترام کے حوالے سے پابند بنا لیں تو اس سے نہ صرف ٹریفک حادثات کو کم سے کم سطح پر لایا جا سکتا ہے بلکہ اس سے ٹریفک کی روانی اور انسانی بقاء کے اعلیٰ معیارات کے حصول میں مدد مل سکے گی۔ میں دعا گو ہوں کہ نہ صرف فیصل آباد میں بلکہ پاکستان کے قریہ قریہ اور کوچہ کوچہ بسنے والے افراد ملکی شاہراہوں پر ایک نظم و ضبط کے ساتھ رواں دواں رہیں تاکہ ٹریفک کے ساتھ ساتھ انسانی جسم میں خون کی روانی بھی تسلسل کے ساتھ چلتی رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ عطا کر کے اسے یہ فہم و فراست عطا کی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو ٹریفک کی بدنظمی کی نذر کر کے ناشکری کا ارتکاب کرے۔ خدا کرے کہ میرے دیس کی شاہراہوں پر ایک دوسرے کے احترام اور قوانین کی پاسداری کے نئے سنگ میل نصب ہو سکیں اور ان سڑکوں پر ٹریفک کی بدنظمی اور افراتفری کی بدولت معصوم جانوں کا اتلاف اور انسانی خون کی ارزانی کے مناظر وقت کی اہم پوری بے دردی کے ساتھ نہ دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

Scanned with CamScanner

**سیکٹر پیپلز کالونی** میری خواہش ہے کہ تمام وارڈنز کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرتے ہوئے ان کی فلاح و بہبود کیلئے محکمانہ مراعات کے علاوہ ایک سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا جائے یعنی تمام وارڈنز کی رضا مندی سے ماہانہ 100 یا 200 روپے اس سوسائٹی کو Donate کر دیئے جائیں اور تین چار وارڈنز کو اس سوسائٹی کی ذمہ داری سونپ دی جائے اور چیف ٹریفک آفیسران ممبران کی درخواست کے بعد وارڈنز کی فلاح کے اقدامات وارڈنز کی ہی جمع شدہ رقم میں سے دے کر کریں۔ مثلاً وارڈنز کے کیبن، واٹر کولر، ماسک، UPS، وردیاں، ٹوپیاں اور حادثہ وغیرہ کی صورت میں مالی امداد وغیرہ اور خدانخواستہ کسی بھی حادثے کی صورت میں وارڈن کے پسماندگان کی مالی امداد وغیرہ میرا خیال میں یہ اقدام انقلابی اور مثالی ہوگا۔

**سیکٹر سمن آباد** سٹی ٹریفک پولیس میں بھی موٹروے پولیس کی طرح جرمانہ ادا کرنے کے عمل کو انتہائی آسان بنایا جانا چاہیے۔ اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ نیشنل بینک کی معاونت سے بینک کا آدھی چوک گھنٹہ گھر میں شام 3 سے رات 11 بجے تک بینک کی طرف چالان وصول کرنے کیلئے مختص ہونا چاہیے اس سے نہ صرف بینک میں رش کم ہوگا بلکہ عوام کو بھی فوری اور سیکٹر آفس میں بھی سہولت میسر آجائے گی اور وہ اس اقدام کی بہت زیادہ تعریف کریں گے کیونکہ سٹی ٹریفک پولیس کا بنیادی مقصد عوام کو Facilitate کرنا ہے نہ کہ انہیں تنگ کرنا۔

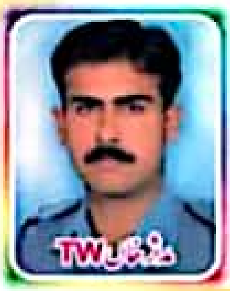


## سرکل سٹی

**سیکٹر کلاک ٹاور** گھنٹہ گھر کے 8 بازاروں میں پہلے ٹریفک ون وے نہیں تھی لیکن وقت کے گزرنے کیساتھ ساتھ ون وے ٹریفک نافذ ہوگئی اسی طرح اب ان بازاروں میں پارکنگ کا نظام بھی متعارف کروایا گیا لیکن اب وقت کی ضرورت یہ ہے کہ گھنٹہ گھر کے 8 بازاروں میں 4 بازاروں میں پارکنگ کروانے والے افراد کی وجہ سے بہت رش ہوتا ہے یعنی کچہری بازار، بھوانہ بازار، ریل بازار اور چنیوٹ بازار میری افسران بالا سے گزارش کہ ان 4 بازاروں میں گاڑیوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے جبکہ صرف موٹر سائیکلز اور پیدل ان بازاروں میں آنے کی اجازت دی جائے جبکہ جھنگ بازار، امین پور بازار، منٹگمری بازار، اور کارخانہ بازار میں سے گاڑیوں کو گزرنے کی اجازت دے دی جائے۔

**سیکٹر کوتوالی** میری چیف ٹریفک آفیسر سردار محمد آصف خاں صاحب سے گزارش ہے کہ چنیوٹ بازار چوک میں ٹریفک سگنل کے استعمال کو یقینی بنانے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں کیونکہ اس سگنل پر کچہری بازار سے آنے والی ٹریفک حسب منشور سلپ روڈ استعمال کرتے ہوئے ویسے ہی کوتوالی کی جانب جانے لگتی ہے ویسے ہی پولیس لائن کی طرف سے آنے والی ٹریفک جو چنیوٹ بازار میں داخل ہونا چاہتی ہے آگے بڑھتی ہے اور دونوں طرف کی ٹریفک حق بجانب ہونے کی وجہ سے چلتی رہتی ہے اور نتیجتاً چنیوٹ بازار چوک میں حادثے کا اندیشہ رہتا ہے لہٰذا میری التماس ہے کہ کچہری چوک سے آنے والی ٹریفک کو سلپ روڈ استعمال کرنے سے منع کرنے کیلئے باقاعدہ بورڈ کروا جائے تاکہ حادثہ نہ ہوں۔

**سیکٹر کچہری** سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد ایک ون یونٹ کا نام ہے لیکن اس کے مختلف دفاتر مختلف مقامات پر واقع ہیں۔ سیکٹر آفس سے لیکر CTO آفس تک علیحدہ علیحدہ مقامات پر واقع ہیں۔ میری خواہش ہے کہ سٹی ٹریفک پولیس کا علیحدہ تشخص ہونا چاہیے اور اس کے تمام دفاتر مثلاً M.T برانچ، میلپ لائن، وائرلیس کنٹرول، سیکٹر انچارج، ڈی ایس پی صاحبان کے آفس، وردی گودام نیز یہ کہ CTO آفس بھی ایک ہی جگہ ہونا چاہیے تاکہ عوام کو علم ہو کہ ٹریفک سے متعلق تمام مسائل اور معاملات کا تدارک کس جگہ سے ہوتا ہے۔ اب عوام کو سمجھ نہیں آتی کہ کون سا چالان کس دفتر سے ملے گا کس ڈی ایس پی کا دفتر کہاں واقع ہے وغیرہ اور اس کام کے لئے M.T والی جگہ جو کہ غلام محمد آباد میں واقع ہے بہترین ہے۔ اس اقدام سے تمام سیکٹرز اور فورس کے درمیان ہم آہنگی بھی پیدا ہوتی ہے اور عوام کو بھی سہولت محسوس ہوگی۔

**سیکٹر جی ٹی ایس** آج کل پرائیویٹ کمپنیاں اپنی تشہیر کیلئے سپانسر کا سہارا لیتی ہیں اور پبلسٹی کے روپ میں اپنی تشہیر کیلئے اخراجات برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں اور اگر اس قسم کی کمپنی کے تعاون سے یا CPLC کے تعاون سے ہر سیکٹر آفس میں UPS کی تنصیب کروا دی جائے تو یقیناً یہ لکڑی کے کیبنز، چھتریوں اور پانی کی بوتلوں سے کہیں بہتر ہوگا۔ کیونکہ بجلی جاتے ہی UPS سے الیکٹرک سگنل ہی چلیں گے۔ اور مینول سگنل سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ مینول سگنل میں ایک تو وارڈن کو دشواری کا سامنا ہوتا ہے دوسرا عوام بہت تنگ ہوتے اور کرتے ہیں۔ کہ ہمارا اشارہ کھولو الیکٹرک سگنل میں عوام چپ کرکے اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

# رانا محمد اقبال خاں

## ڈی آئی جی۔ ٹریفک ۔ پنجاب

**سوال:** آپکا محبوب مشغلہ کیا ہے؟

**جواب:** پولیس آفیسر کا محبوب مشغلہ ڈیوٹی کے علاوہ کوئی اور مشکل ہی ہوا کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی میں دامن وقت سے گنجائش نکال کر کتب بینی کا شائق ہوں اور کتب میں شاعری کو خصوصی توجہ دیتا ہوں کیونکہ میرا پسندیدہ مضمون بھی لٹریچر ہی ہے۔

**سوال:** کن شعراء کو پسند کرتے ہیں؟

**جواب:** دیکھیں شاعری کی دو اقسام ہیں یعنی نظریاتی شاعری اور روائتی شاعری میں نظریاتی شاعری کو شاعری برائے مقصدیت سمجھتا ہوں۔ یہ کہنا غلط ہوگا کہ میر، غالب، ذوق، اور داغ وغیرہ اردو شاعری کی میراث نہیں ہیں لیکن میری توجہ نظریاتی شعراء یعنی اقبال، فیض، ساحر، حبیب جالب وغیرہ پر زیادہ رہی۔ اس کے علاوہ انگریزی شعراء میں Jhon Kates اور Sherly کی شاعری، Shakspare کے ڈرامے اور فارسی میں حافظ شیرازی، شیخ سعدی اور اقبال کو بہت پسند کرتا ہوں اور یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اقبال کا حقیقی آہنگ فارسی ہی تھا۔

**سوال:** آپکی پرورش ابتدائی ادبی گھرانے میں ہوئی آپکا پسندیدہ مضمون بھی ادب ہے۔ پولیس کی نوکری اور خصوصاً ٹریفک پولیس کی قیادت میں کیا محسوس کرتے ہیں؟

**جواب:** (مسکراتے ہوئے) اگر آپکا مقصد ادبیات اور ٹریفک کے درمیان تعلق کو دریافت کرنے کا ہے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ٹریفک کا منظم بہاؤ تو ہے ہی ادب اور تہذیب کی دلیل یعنی دونوں میں باہم گہرا تعلق ہے۔ اگرچہ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے تعلیم کی کمی کیوجہ سے اس کا فقدان نظر آتا ہے۔ رہی بات ٹریفک پولیس کی قیادت کی تو میں ایس پی ٹریفک فیصل آباد کی حیثیت سے ٹریفک میں اپنی خدمات سرانجام دیتا رہا ہوں۔ میرے لئے ٹریفک نئی بات نہیں ہے مجھے خوشی ہے کہ میں ٹریفک نظام کی بہتری کے عمل میں اس کا حصہ بنایا گیا ہوں۔

**سوال:** کیا وارڈن فورس کے قیام سے آپ مطمئن ہیں اور کیا یہ فورس توقعات پر پوری اُتری؟

**جواب:** اگر میں کہوں کہ وارڈنز کا قیام ناگزیر تھا تعلیم یافتہ لوگوں کا آنا عوام کیلئے بہت بہتری کا باعث بنا ہے۔ اور عوامی شکایات خصوصاً کرپشن وغیرہ کی شکایات ختم ہوگئی ہیں تو یہ غلط نہیں ہوگا۔ لیکن پھر بھی وارڈنز عوامی توقعات پر مکمل طور پر اب تک پورا نہیں اُتر سکے اور اس کی سب سے اہم وجہ ان کا Rigid رویہ ہے جو اکثر عوام کے سامنے آجاتا ہے نیز ایک وجہ وارڈنز کی کم عمری اور غیر پروفیشنل سوچ ہے۔ لیکن یہ ٹھیک ہو جائیں گے۔

**سوال:** بطور قائد آپ وارڈنز کو (ان کے مستقبل کے حوالے سے) غیر یقینی صورتحال اور تذبذب کا شکار محسوس نہیں کرتے؟

**جواب:** ترقی کی خواہش اور تنزلی کا خوف ہی کام میں دلچسپی اور لگن پیدا کرتا ہے۔ اگر آپ ڈائریکٹ DIG بھی بھرتی کرلیں اور کہیں کہ آپکی ترقی نہیں ہوگی تو بھی غیر مطمئن اور ناخوش ہو جائیگا اور یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ Frustrated ہو گئے ہیں اور ان کی یہ دماغی اُلجھنیں مختلف انداز میں دیکھنے میں بھی نظر آتی ہیں مثلاً رخصت کلاں کی ڈیمانڈ اور دفاتر میں تعیناتی کیلئے سفارشیں وغیرہ۔

**سوال:** تو پھر ترقی کیلئے محکمہ کا کیا لائحہ عمل ہوگا؟

**جواب:** میں وارڈنز کو خوشی کی یہ نوید دینا چاہوں گا کہ وہ مطمئن رہیں افسران کی میٹنگز جاری ہیں اور وارڈنز کا سروس سٹرکچر ترتیب دیا جا رہا ہے اور جلدی ہی یہ کام مکمل ہو جائیگا اور وارڈنز کو ترقی کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ تاکہ وارڈنز میں Motivation کا گراف اونچا ہو اور یہ اپنے قیام کی وجوہات کو ثابت کر سکیں۔

**سوال:** کیا وارڈنز فورس کو پورے صوبے میں پھیلایا جائیگا؟

**جواب:** میری رائے کے مطابق پیٹرولنگ پولیس، ریجن ٹریفک پولیس اور وارڈنز کو ون یونٹ بنا دینا چاہیے تاکہ کم از کم ایک صوبے میں تو ٹریفک پولیس کی وردی یکساں ہو۔ اس کے علاوہ بھی تجاویز ہیں یعنی مختلف زون بنا دیئے جائیں جیسے فیصل آباد زون، سرگودھا زون وغیرہ اور ہر زون کا انچارج ایک D.I.G ہو اور صوبے بھر کی کمانڈ ایک ایڈیشنل آئی جی کے پاس ہو اور دوسری سب سے اہم بات ٹریفک کا ادارہ ہی علیحدہ ہو جانا چاہیے جیسے C.I.D، اینٹی کرپشن وغیرہ۔ تاکہ CTO سے کانسٹیبل تک متعلقہ D.I.G کے ماتحت ہوں۔ ڈسٹرکٹ پولیس سے تعلق صرف معاونت کی حد تک رہے اور سب اپنا اپنا کام انفرادی طور پر کریں لیکن یہ تمام تر تجاویز ہیں۔ تاہم ان تمام تر تجاویز پر عمل درآمد ایک حکومتی فیصلہ ہوگا۔ لیکن وارڈنز مطمئن رہیں جو بھی ہوگا بہتری ہوگا۔ بس اپنا کام دل لگا کر کریں۔

**سوال:** ملکی صورتحال کے پیش نظر دہشت گردی کے تدارک میں وارڈن کیا کر سکتے ہیں؟

**جواب:** دراصل وارڈنز کی تعیناتی کا بنیادی مقصد ٹریفک کے بلا روک ٹوک بہاؤ کو یقینی بنانا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں دیگر مقاصد کیلئے استعمال کرنا میری نظر میں مناسب نہیں کیونکہ ان کی تربیت میں انہیں جرائم کے خلاف اقدامات میں ماہر نہیں کیا گیا جس طرح ڈسٹرکٹ پولیس کے افسران کو کیا جاتا ہے اس لئے وارڈنز کو ایمرجنسی ڈیوٹیز میں یعنی محرم الحرام، عیدین یا کسی دیگر تہوار پر بھی ڈسٹرکٹ پولیس کیساتھ ریزرو نفری کے طور پر بھیجنا مناسب نہیں ہے۔ نہ ہی ان کی جلسوں جلوسوں پر سکیورٹی ڈیوٹی لگانی چاہیے۔ البتہ اگر ڈسٹرکٹ کیساتھ تعاون ضرور کرنا چاہیے۔ جیسا کہ مناسب ناکہ بندی اور رش والے مقامات پر ٹریفک کے نظام کو منظم کرنا تا کہ رش کی وجہ سے شرپسند عناصر اپنے گھناؤنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

**سوال:** ٹریفک وارڈن آفیسر کو کن خواص کا مالک ہونا چاہیے؟

**جواب:** صرف تین خصوصیات ٹریفک آفیسر کو مکمل بنا سکتی ہیں اور وہ خصوصیات ایمانداری، شائستہ لہجہ اور اچھا ٹرن آؤٹ ہیں۔ ایمانداری کے ضمن میں صرف رشوت نہ لینا نہیں آتا بلکہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی بھی احسن طریقے سے کرنا ایمانداری ہے اگر آپ اپنی ڈیوٹی سے مطمئن ہیں اور آپکا ضمیر آپکے جانفشانی کردار کی گواہی دیتا ہے تو آپ ایماندار ہیں اور یہ ایمانداری عوام میں اور افسران میں آپکا تاثر بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ آپکو بارگاہ ایزدی میں بھی سرخرو کریگی۔ شائستہ لہجہ آپکی ترقی اور Good Will کی سند ہے۔ آپ نے سنا ہوگا "زبان شیریں ملک گیری" یعنی میٹھی زبان اور شائستہ لہجے سے آپ وائلیٹر کو مطمئن کر سکتے ہیں اور وہ آپکے قانونی اقدام کی تائید بھی کرے گا۔ اور صاف ستھرا یونیفارم آپکے تشخص کو اجاگر کرے گا اور پوری پولیس فورس کا تاثر اچھا پڑے گا۔

**سوال:** نفاذ قانون میں حائل رکاوٹوں کو کس طرح کم کیا جا سکتا ہے اور VIP کلچر کا تدارک کیسے ممکن ہے؟

**جواب:** دیکھیں ایک مشہور قول ہے کہ "Life is full of difficulties, meet them, beat them and defeat them" میں وارڈنز کو بھی یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی ماہرانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور کبھی بھی Scene کو Situation نہ بنائیں۔ Sean اور Situation میں فرق ہوتا ہے۔ اب یہ آپ پر ہے کہ آپ کسی معمولی بات کو انا کا مسئلہ بنائیں یا معاملے کو وہیں رفع دفع کرنے کی کوشش کریں لیکن اپنے تشخص کو پامال نہ ہونے دیں۔ امریکن کہتے ہیں کہ "If you are not a part of solution, Then you are a part of problem" یعنی اگر آپ مسئلہ حل نہیں کر رہے تو آپ متعلقہ مسئلے کا سبب ہیں اس لئے ہمیشہ "Try to be the part of solution" میرا خیال ہے میری یہ بات وارڈنز نصیحت کے طور پر بھی سمجھیں گے۔

**سوال:** آپ کے نزدیک ٹریفک ایجوکیشن کس قدر اہم ہے؟

**جواب:** تعلیم کی اہمیت کو کسی بھی دور میں کسی بھی مکتب فکر کی طرف سے اور کسی بھی فورم پر غیر ضروری نہیں سمجھا گیا اور نہ ہی سمجھا جانا چاہیے۔ تعلیم کی اہمیت کو کسی صورت بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ٹریفک وارڈنز ہوں، ریجن پولیس ہو یا ہائی وے پیٹرولنگ تمام کا مقصد منظم ٹریفک کا بہاؤ ہے۔ یعنی تمام ٹریفک فورسز کا مقصد نظم و ضبط قائم کرنا ہے اور اگر عوام میں ٹریفک شعور حقیقی معنوں میں پیدا ہو گیا تو یقیناً ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ٹریفک ایجوکیشن کا سلسلہ اسی طرح جاری و ساری رہنا چاہیے تا کہ آہستہ آہستہ عوام تک ٹریفک شعور پہنچ سکے اور آخر کار ہم ایک دن سارے معاشرے کو منظم معاشرہ بنانے میں کامیاب ہو سکیں گے لہٰذا ٹریفک ایجوکیشن کی ٹریفک نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت ہے۔

**سوال:** کیا آپ سمجھتے ہیں کہ صرف ایجوکیشن ہی نظام کو تبدیل کر سکتی ہے یا نفوذ سختی کی ضرورت نہیں ہے؟

**جواب:** ہرگز نہیں۔۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم تمام فورس کو عوام میں شعور اجاگر کرنے کے لئے ہی تعینات کر دیں تو لوگ دنوں میں سمجھ جائیں گے اور وائلیشن ختم ہو جائیں گی۔ یہ کام دنوں کا نہیں تعلیم آہستہ

Scanned with CamScanner

آہستہ آہستہ اثرانداز ضرور ہوگی۔ لیکن ہم انفورسمنٹ کو پس پشت نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ ہماری قوم کا ایک المیہ ہے کہ ہم قانون کا احترام نہیں کرتے بلکہ قانون سے ڈرتے ہیں اگر ہم قانون کے خوف کی بجائے قانون کا احترام کریں تو یہ بہتر ہوگا لیکن فی الحال ایسا نہیں ہے۔ لہٰذا شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کیلئے ٹریفک وائلیشنز کو تو ہر صورت روکنا ہے۔ اور یہ کام Enforcment سے ہی کرنا پڑے گا کیونکہ صرف ایجوکیشن ہی ہمارے معاشرے میں قانون پر عمل درآمد نہیں کروا سکتی لہٰذا فی الحال یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ٹریفک کے بہاؤ کیلئے انفورسمنٹ کی بھی بہت ضرورت ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم اخلاقیات کے تقاضوں کو فراموش کر دیں۔ وائلیٹر مجرم نہیں ہوتا اس کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک نہ کریں بلکہ وائلیٹر کو وائلیٹر کی طرح ڈیل کریں۔

**سوال:** کیا آپ موجودہ چین آف کمانڈ سے مطمئن ہیں؟

**جواب:** یقیناً میں چین آف کمانڈ سے بہت مطمئن ہوں لیکن اس سسٹم سے مطمئن نہیں ہوں سسٹم میں تبدیلی کی بہت گنجائش ہے ٹریفک پولیس کو ڈسٹرکٹ پولیس سے بالکل علیحدہ اور خودمختار کر دینا چاہیے اور ٹریفک پولیس اور ڈسٹرکٹ پولیس کے درمیان باہم صرف معاونت کا رشتہ ہونا چاہیے کیونکہ "Specialization of functins" بہت ضروری ہے یعنی سب اپنا اپنا کام کریں۔ ڈسٹرکٹ پولیس اپنا کام کرے اور ٹریفک پولیس اپنا کام کرے اور کم از کم ٹریفک پولیس کی ایک صوبے میں ایک وردی ہونی چاہیے۔

**سوال:** کیا کبھی عملی زندگی میں کسی ٹریفک پولیس آفیسر سے واسطہ پڑا؟ یہ تجربہ کیسا رہا؟

**جواب:** (مسکراتے ہوئے) بہت مرتبہ ایسا ہوا ہے لیکن میری ایک عادت رہی ہے میں کبھی بھی کسی بھی ٹریفک پولیس آفیسر کو اپنا تعارف نہیں کرواتا اور قانونی کارروائی کے درمیان بھی حائل نہیں ہوتا۔ اکثر ٹریفک افسران پہچان لیتے ہیں لیکن اکثر نہیں بھی پہچانتے عموماً اگر کبھی وائلیشن ہو بھی تو میرے ڈرائیور کی ہوتی ہے میں بالعموم ڈرائیو نہیں کرتا لیکن ڈرائیورز بھی اس وقت غفلت کا مرتکب ہوتا ہے اگر میری توجہ ڈرائیور سے ادھر اُدھر ہو جائے لیکن ایسا صرف 2/4 مرتبہ ہی ہوا ہے ایک مرتبہ تو موٹروے پر میرے ڈرائیور کو اوور سپیڈنگ پر روکا گیا میری شاید آنکھ لگی ہوئی تھی۔ موٹروے آفیسر نے کہا سر آپکا ڈرائیور اوور سپیڈنگ کر رہا تھا ہم آپکو کیمرے میں چیک کروا سکتے ہیں۔ میں نے کہا دکھانے کی ضرورت نہیں ہے ڈرائیور نے ایسا کیا ہوگا آپ قانونی کارروائی کریں اور دوسرے میں خود بھی قانونی معاملے میں مساوی رویے کا قائل رہا ہوں۔ ایک مرتبہ فیصل آباد میں تھانہ کوتوالی کا SHO ون وے آ رہا تھا میں نے اُسے روکا میں اکیلا تھا اور ٹریفک ڈیوٹی چیک کرنے کیلئے Out تھا اس نے بھاگنے کی بھی کوشش کی مگر میں نے اُسے روک کر DIG صاحب کو بذریعہ فون مطلع کیا کہ آپکا SHO وائلیشن کر رہا ہے اسی طرح DIG صاحب کی ذاتی گاڑی کو بھی میں نے ایک مرتبہ روک لیا تھا وہ خود موجود نہیں تھے ان کا ڈرائیور تھا میں نے ڈرائیور کے خلاف کارروائی کی اور DIG صاحب کو بھی مطلع کیا۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ ہمارے ملک میں انفورسمنٹ بھی ضروری ہے۔ لیکن مختصر میں یہی کہوں گا کہ عملی زندگی میں بھی کبھی ٹریفک آفیسر کیساتھ ناخوشگوار واقع پیش نہیں آیا۔

**سوال:** آخر پر وارڈنز کو کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟

**جواب:** وارڈنز کو صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ وارڈنز میں اکثریت Work Shirkers کی نظر آنا شروع ہوگئی ہے۔ یعنی وارڈنز کام ہمدردی سے تو کرتے نظر آتے ہیں لیکن دلچسپی نظر نہیں آتی۔ بالفاظ دیگر کام کرنے اور کام چوری سے کام کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے جب ڈیوٹی کرنی ہی ہے تو اس طرح کریں کہ دیکھنے والوں کو نظر آئے کہ ڈیوٹی اس طرح ہوتی ہے دوسرے وارڈنز لاپرواہی کر جاتے ہیں یعنی اگر کوئی وارڈن چوک پر بائیک پر کھڑا ہے اور دوسرا اس کی طرف اپنی بائیک کا منہ کر کے کھڑا ہے اور سڑک ون وے ہے تو دیکھنے والوں کو یہی لگے گا کہ وارڈن ون وے کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور دوسرے نے اس کو روکا ہوا ہے۔ یا وارڈن آپس میں دوران ڈیوٹی محو گفتگو ہیں۔ اس کے علاوہ اکثر وارڈنز دوران ڈیوٹی سر سے ٹوپی اتار دیتے ہیں ٹوپی یونیفارم کا لازم و ملزوم ہے اس لئے سر سے ٹوپی اتار کر کبھی ڈیوٹی سرانجام نہ دیں مکمل ٹرن آؤٹ کیساتھ ڈیوٹی سرانجام دیں اور آخر پر یہ کہوں گا کہ اللہ پر یقین رکھیں اور مطمئن رہیں۔

## یادگار واقعہ (آپکا سروس سٹرکچر تیار ہو رہا ہے اس لئے محنت سے ڈیوٹی کریں اور عوام سے پیار کریں)

میں بطور SP ٹریفک فیصل آباد تعینات تھا میں ڈی ایس پی۔۔۔ نیازی کیساتھ ساتھ سرکاری جیپ میں اپنے دفتر سے نکلا نیازی صاحب گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے کہ یکدم ٹریفک کنٹرول نے ریل بازار میں ڈکیتی کی جاری شدہ واردات کی کال چلائی اور بتایا کہ ریل بازار میں چند ڈکیت منی ایکسچینج کی دوکان پر واردات کر رہے ہیں اور ان کی فائرنگ سے چند افراد جان سے ہاتھ بھی دھو بیٹھے ہیں۔ میں نے نیازی صاحب کو گاڑی واردات والے مقام کی طرف جانے کا کہا اور ہمارا ٹریفک کا ایک سارجنٹ یہ ساری واردات چھپ کر دیکھ رہا تھا اور Live Telecast کی طرح کنٹرول کو ساری صورتحال سے آگاہ کر رہا تھا اس کے مطابق وہ ڈکیت سرخ کار میں سوار ہو کر گھنٹہ گھر چوک کی طرف گئے تھے جب ہم اسی چوک میں پہنچے تو وہ گاڑی اچانک ہمارے سامنے سے گزرنے لگی انہوں نے ہمیں دیکھ کر اپنی بندوقوں سے برسٹ مارنے شروع کر دیئے وہ برسٹ ہماری گاڑی کے فرنٹ پر لگے اور اللہ کے کرم سے ہم بچ گئے میں نے نیازی صاحب کو کہا کہ جیپ اس گاڑی کے اوپر چڑھا دیں نیازی صاحب نے جیپ ان کی گاڑی میں ماری ہمارے جیپ مڑ کر رک گئی اور ان کی گاڑی کا کافی نقصان ہوا لیکن پھر بھی انہوں نے اتر کر فائرنگ شروع کر دی اور ہماری جوابی فائرنگ سے موقع پر ہلاک ہوگئے اس کیس کی بھی باقاعدہ انکوائری کی گئی اور بعد میں مجھے اس کی وجہ سے قائداعظم پولیس میڈل سے بھی نوازا گیا۔

Scanned with CamScanner

**سیکٹر گمر دیانوالہ** جناب آئی جی پولیس پنجاب اور جناب CTO صاحب کی ہدایت کے باوجود وہیکل ریسٹ کے نظام کو تا حال فعال نہیں بنایا جا سکا میری CTO صاحب سے التماس ہے کہ تمام وارڈنز کا وہیکل ریسٹ اسٹیبلشمنٹ برانچ کی طرف سے جناب کے احکامات کے مطابق لسٹ کی صورت میں پرنٹ ہو کر ہر ماہ کی 30 تاریخ کو تمام سیکٹرز میں پہنچا دیا جائے تاکہ کوئی بھی جناب کی طرف سے جاری کردہ تحریری وہیکل ریسٹ میں تبدیلی یا ترمیم نہ کر سکے صرف ایک یہی ذریعہ ہے جس سے وہیکل ریسٹ کی منصفانہ ترسیل ممکن ہے اگر ایسا ہو جائے تاکہ تمام وارڈنز سکھ کا سانس لیں۔

## سرکل سول لائن

**سیکٹر سول لائن** میری سرکل کے فورم سے عوام سے اپیل ہے کہ رش کے اوقات خصوصاً مغرب کے وقت جلد بازی اور تیز رفتاری کے مظاہرے سے پرہیز کریں کیونکہ اس جلد بازی اور ہیجان کی وجہ سے ٹریفک جام اور ٹریفک حادثات کے بہت سے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اس لئے میری اہلیان فیصل آباد سے التماس ہے کہ کوشش کریں کہ قبل از مغرب اپنی منزل پر پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ ان حادثات اور مسائل سے محفوظ رہا جا سکے مزید یہ کہ میری چیف ٹریفک آفیسر صاحب سے التماس ہے کہ اس اپیل کو بذریعہ کیبل نیٹ ورک عوام الناس تک پہنچایا جائے اور FM 103 کے ذریعے سے بھی عوام کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلوایا جا سکے۔

**سیکٹر ملت ٹاؤن** CTO صاحب کی خصوصی کاوش سے وارڈنز کو عموماً کیبنز فراہم کئے گئے ہیں لیکن یہ کیبنز ایک تو تعداد میں بہت ہی کم ہیں، دوسرے بالکل لوہے کے ہونے کی وجہ سے گرمی میں آگ کا ڈبہ بن جاتے ہیں۔ دھوپ سے زیادہ ان کیبنز میں کھڑے ہو کر ڈیوٹی سرانجام دینا مشکل ہوتا ہے۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ یا تو یہ کیبن لکڑی کے ہونے چاہیے تاکہ گرم نہ ہوں یا ان کیبنز کے ٹین کے اندر پولی تھین وغیرہ بھر کر بنوایا جائے۔ یعنی ڈبل ٹین کی پلیٹ لگوائی جائے تاکہ یہ جلد گرم نہ ہوں اور ان کیبنز سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھایا جا سکے۔ میں اُمید کرتا ہوں میری اس گزارش پر ضرور غور فرمایا جائے گا۔

**سیکٹر لاری اڈا** وارڈنز کا یونیفارم سردی گرمی کی نوعیت سے مناسب نہیں ہے۔ خصوصاً گرمی میں گرمی کی شدت کی وجہ سے یہ وردی اور بند بوٹ پہن کر ڈیوٹی سرانجام دینا بہت مشکل ہے۔ ڈسٹرکٹ پولیس کو گرمی میں بوٹ کی بجائے چپل کی اجازت ہے، ایلیٹ فورس کی کٹ اور ٹراؤزرز ہیں۔ پیٹرولنگ پولیس اور موٹروے پولیس کی ڈیوٹی گاڑی میں ہوتی ہے۔ لہٰذا انہیں یونیفارم سے اس درجہ فرق محسوس نہیں ہوتا اور رہی ٹریفک پولیس کی بھی شرٹ کا کپڑا اتنا موٹا نہیں ہوتا لہٰذا میری افسران بالا سے التماس ہے کہ وارڈنز کی شرٹ کو گرمی میں یا تو ہاف بازو کر دیا جائے یا پھر کپڑے کا رنگ سفید کرایا جائے کیونکہ سفید رنگ گرمی کو جذب نہیں کرتا تاکہ گرمی میں ڈیوٹی صحیح طرح انجام دی جا سکے۔

## سرکل پیپلز کالونی

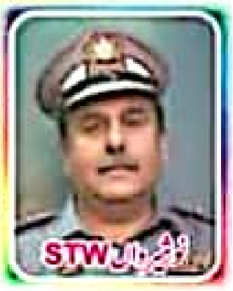


**سیکٹر ڈی گراؤنڈ** ون ویلنگ ایک ایسی وبا کا نام ہے جس کی لپیٹ میں سینکڑوں گھرانے آ کر برباد ہو چکے ہیں اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اس ون ویلنگ کے رجحان میں کمی کی بجائے زیادتی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ اس کا سبب نئی نسل کی طبیعت میں لا اُبالی پن ہے یا تربیت کی کمی ہے۔ لیکن آخر اس کا کوئی نہ کوئی تو علاج ہو گا۔ خصوصاً اہم مواقع مثلاً چاند رات، 14 اگست اور دیگر خاص ایام میں ون ویلنگ بہت زیادہ کی جاتی ہے۔ لہٰذا میری CTO صاحب سے التماس ہے کہ اس عذاب سے جان چھڑوانے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں خصوصی مہمات کا آغاز کیا جائے اور اس کے خلاف باقاعدہ مہم چلائی جائے تاکہ لاکھوں گھروں کو تباہ ہونے سے بچایا جا سکے۔

**سیکٹر عبداللہ پور** میری CTO صاحب سے التماس ہے کہ سرکاری خرچے سے شہر کے مختلف چوکوں پر سیکٹرز کے ڈبوں کیساتھ پکی پانی کی ٹینکیاں تعمیر کروانی چاہئیں تاکہ سالہا سال ان ٹینکیوں سے مستفید ہوا جا سکے اگر قریب ٹینکی موجود ہو تو سرکاری گاڑی سے ایک مرتبہ پانی ڈلوانے کے بعد سارا دن آرام سے گذر سکتا ہے اور اگر سرکاری پانی نہ بھی ہو تو وارڈن خود برف ڈال کر سارا دن ٹھنڈے پانی جیسی بنیادی ضرورت سے محروم نہیں رہیں گے اور پانی پینے سے انہیں بار بار پوائنٹ چھوڑ کر جانا نہیں پڑے گا اور راہگیر بھی ٹھنڈا پانی پی سکیں گے امید کرتا ہوں میری گذارش کو شرف قبولیت بخشا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

# گوشۂ وارڈن

سگنل تمام سیکٹرز ہائے کے وارڈن افسران کی ترجمانی کا سلسلہ جاری وساری رکھے ہوئے ہے اور اس سلسلہ میں فیصل آباد کے تمام سیکٹرز کے بہترین کارکردگی دکھانے والے وارڈن افسران منتخب کیے گئے ہیں اور ان کے مطالبات وآراء کو بھی "سگنل" میں شامل کیا گیا ہے اور انشاءاللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

## صدر ایریا

**سیکٹر سمندری** زندگی کے نشیب وفراز آتے رہتے ہیں خوشی اور غم فطری عمل ہیں وارڈنز بھی انسان ہیں اس لئے انہیں بھی کوئی مجبوری یا ایمرجنسی ہوسکتی ہے لیکن محکمہ میں کوئی ایمرجنسی چھٹی لینے کا طریقہ کار وضع نہیں کیا گیا ہے میری رائے میں ہر وارڈنز کو کم از کم سال کے شروع میں ایک ایک یوم کی رخصت اتفاقیہ کے 5 پروانے دیئے جانے چاہئیں اور ان کا اندراج سال کے شروع میں ہی کر دینا چاہئے اور ان پروانوں پر ایمرجنسی لکھا ہوا ہونا چاہئے تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وارڈنز غیر حاضر ہونگی بجائے ایمرجنسی پر والے پر رواگی کروا سکیں اگر یہ درخواست قبول کی جائے تو تمام وارڈن آپ کا شکرگزار رہیں گے۔

**سیکٹر جڑانوالہ** موٹروے پولیس میں ایک اچھائی کا آمد نظام نافذ العمل ہے وہاں سال کے آخر پر چالان سے حاصل ہونے والی رقم کا کچھ حصہ وردیوں کی صورت میں پولیس میں تقسیم کر دیتے ہیں اور اس سے موٹروے پولیس کا ٹرن آؤٹ ہمیشہ مثالی رہتا ہے۔ وارڈنز کو سال میں 3 یونیفارم ملتے ہیں۔ جو کہ ناکافی ہے اکثر لوگ خود یونیفارم نہیں بنواتے اس لئے میری گذارش ہے کہ موٹروے پولیس کی طرح وارڈرز کو بھی زیادہ سے زیادہ یونیفارم فراہم کیئے جانے چاہئیں تاکہ وارڈنز کا ٹرن آؤٹ نہ صرف مثالی رہے بلکہ اس کے یونیفارم میں مماثلت بھی رہے۔ ورنہ پرائیویٹ یونیفارم سے مماثلت نہیں رہتی۔

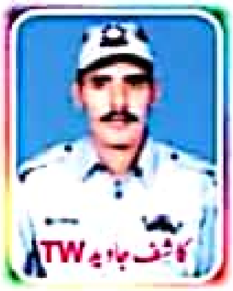

**سیکٹر مدینہ** سٹی ٹریفک پولیس کا بنیادی مقصد عوام کو Educate کرنا تھا اور اسی مقصد کیلئے اس فورس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا لیکن ہم نے چالان ٹکٹ کی بیک سائیڈ پر واکلشنز تو لکھ دی ہیں جو لوگوں کو Inform تو کر رہی ہیں لیکن ان تک کوئی پیغام نہیں پہنچا رہیں۔ میری حقیر رائے کے مطابق وائیلیشن ٹکٹ کی بیک سائیڈ پر یا پھر فرنٹ پر کوئی نہ کوئی اصلاحی پیغام ہونا چاہئے یعنی "موبائل کا استعمال دوران ڈرائیونگ حادثے کا باعث بن سکتا ہے" یا "ہیلمٹ کا استعمال آپکی زندگی کو محفوظ بناتا ہے" وغیرہ اس قسم کا پیغام لکھنے سے ہم عوام کو آہستہ آہستہ Educate کر سکتے ہیں۔

**سیکٹر تاندلیانوالہ** ویسے تو ہم سارے فیصل آباد کی عوام کو Obiidge کرتے ہے لیکن ہمیں سب سے زیادہ وائیلیشن کرنے والا طبقہ میڈیا نظر آتا ہے اگر انہیں روک کر وجہ دریافت کریں تو وہ ایمرجنسی کوریج کا عذر پیش کرتے ہے میں CTO صاحب سے ملتمس ہوں کہ میڈیا والوں کو بلوا کر باور کروائیں کہ ان کا اشارہ وغیرہ توڑنے سے ایک تو ان کا نقصان ہے اور دوسرا عوام الناس کو بھی ان کی دیکھا دیکھی شہ ملتی ہے اور وہ بھی ان کے پیچھے اشارہ توڑتے ہوئے نکل جاتے ہے اس لئے میری بھی میڈیا سے اپیل ہے کہ قانون کی پاسداری ہر شہری کا فرض ہے۔

**سیکٹر جھمرہ** تجاوزات ٹریفک کے بہاؤ میں خلل پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور ان تجاوزات کا سدباب TMA کی ذمہ داری ہے DCO فیصل آباد نسیم صادق صاحب نے انتہائی انقلابی اقدامات کیے ہے۔ میری افسران بالا سے التماس ہے کہ وہ TMA کی بھرپور معاونت حاصل کرتے ہوئے تجاوزات کے خاتمے کو یقینی بنوائیں تاکہ سڑکوں کی اصلی چوڑائی اور گنجائش سے استفادہ حاصل کیا جاسکے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب TMA اور سٹی ٹریفک پولیس مل کر تجاوزات کے خلاف کوئی مستقل اور گرینڈ پلان ترتیب دیں اور میں امید کرتا ہوں کہ میری گزارش افسران بالا کی توجہ ضرور حاصل کرے گی۔

Scanned with CamScanner

# جشن آزادی تقریبات

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جشن آزادی کی تقریبات سٹی ٹریفک پولیس کے بغیر ادھوری ہیں۔ ملک بھر میں ہونے والی تقریبات کی تکمیل ممکن نہیں ہے کیونکہ پاسبانِ مادرِ ملک اس موقع پر اپنے جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہوئے جوق در جوق سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور مادرِ وطن کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ مرد و زن، بچے، بوڑھے، جوان ہر طبقہ فکر سے منسلک یوم آزادی کے موقع پر اپنے گھروں سے باہر نکل آتے ہیں۔ اس جوش و خروش میں شہر کی سڑکوں پر ہجوم ہو جاتا ہے اور ٹریفک کے بہاؤ میں رکاوٹ اس خوشی کے موقع پر بدمزگی کا باعث بنتی ہے اور دوسری طرف کچھ منچلے اس عظیم جشن کے موقع پر کم عقلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاہراہوں پر موٹر سائیکلوں کے سائلنسر نکال کر ون ویلنگ جیسے جان لیوا کھیل کے مرتکب ہوتے ہیں جو نہ صرف اس شور کی وجہ سے لوگوں کو پریشان کرتے ہیں بلکہ ون ویلنگ کی وجہ سے حادثات کا شکار ہوتے ہوئے اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں یا کم از کم اپنے قیمتی اعضاء کھو دیتے ہیں جس کا ازالہ ساری زندگی نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا اس دن کے حوالے سے ون ویلنگ جیسے مسائل سے بچنے کیلئے سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد اپنی خدمات پیش کرتی ہے تاکہ پاسبان شہر کو سہولت فراہم کی جائے اور ان کی جان و مال کو تحفظ فراہم ہو سکے۔ دوسری جانب گزشتہ سال کی روایت کو قائم رکھتے ہوئے چیف ٹریفک آفیسر سردار محمد آصف خان کی خصوصی ہدایات پر سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد کے ایجوکیشن یونٹ نے موبائل ڈرائیونگ ٹیم کی معاونت اور انسپکٹر محمد امین کی قیادت میں شہر فیصل آباد کے چار اہم اور مشہور چوکوں پر خصوصی کیمپس لگائے۔ یہ کیمپس [illegible] چوک، عبداللہ پور چوک اور [illegible] چوک پر لگائے گئے۔ ان کیمپوں میں انتہائی اعلیٰ قسم کے ساؤنڈ سسٹم کی مدد سے ملی نغمے اور قومی ترانے شہریوں کی توجہ کا مرکز رہے اور ایجوکیشن یونٹ کے ممبران انتہائی دلچسپ اور موثر انداز میں عوام کو ٹریفک قوانین سے آگاہ کرتے رہے۔

سردار محمد آصف خان [illegible] کی کارکردگی کا جائزہ از خود لیتے رہے اور اپنی ٹیم کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ چیف ٹریفک آفیسر عوام الناس میں جشن آزادی کے موقع پر جھنڈے اور پمفلٹس تقسیم کرتے اور کرواتے رہے۔

ان کیمپس میں عوام الناس کو موقع پر ڈرائیونگ لائسنس پرمٹ جاری کیے گئے اور عوام نے اس موقع سے بھرپور انداز میں مستفید ہوتے ہوئے ڈرائیونگ لائسنس پرمٹ حاصل کیے۔ اس طرح جہاں سٹی ٹریفک پولیس نفاذ قانون کو یقینی بناتے ہوئے ون ویلنگ اور [illegible] کے خلاف 250 [illegible] کرتی نظر آئی وہاں عوام کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہوئے انہیں ڈرائیونگ لائسنس [illegible] پمفلٹس، جھنڈے تقسیم کرتی ہوئی نظر آئی اور سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد کی یہی خصوصیت اسے سرفراز کیے ہوئے ہے۔

انسپکٹر ملک محمد امین

(انچارج ایجوکیشن یونٹ)

Scanned with CamScanner

# رھنمائے کاروان

## خرم شہزاد (ڈی۔ایس۔پی۔ٹریفک،ہیڈکوارٹرز)

چلچلاتی دھوپ میں کھڑے ہو کر ڈیوٹی سرانجام دینے والے وارڈنز کی عظمت کو سلام کرتا ہوں اور میں ہی نہیں بلکہ تمام باسیان فیصل آباد آپ کے اس جذبہ خدمت خلق کے شکرگزار ہیں اور یقیناً میں آپ کے اس جذبے کی حقیقی معنوں میں قدر کرتا ہوں میں وارڈنز سے صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ تعلیم حاصل کرنا ہر فرد معاشرہ کا بنیادی حق ہے خوب سے خوب تر کی جستجو ہی زندگی کی علامت ہے اس سے آپکو تعلیمی سلسلہ میں ہر قسم کی قباحت سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ لیکن اس ضمن میں یہ یاد رکھا کریں کہ آپ تعلیم کے نام پر محکمہ اور اپنے آپ کے ساتھ دھوکہ نہ کریں۔ اگر آپ امتحان کے نام پر کسی اور کام کیلئے چھٹی لیتے ہیں تو محکمہ مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ ان لوگوں کو بھی فراموش کر دے کہ جو حقیقتاً امتحانات دینے کے خواہاں ہیں اس لئے ہمیشہ محکمہ سے NOC حاصل کرنے کے بعد امتحانات دیں اور تعلیمی سلسلے میں لی جانیوالی چھٹی سے تعلیم ہی حاصل کریں۔

## گلزار حسین (ڈی۔ایس۔پی۔ٹریفک،سٹی سرکل)

وارڈن فورس کی عوامی پذیرائی اور تعریف کی اہم ترین وجہ ان کی تعلیم اور شائستہ رویہ ہی ہے لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ وارڈنز اپنی میراث سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور ان کے رویے میں کسی حد تک تلخی کا عنصر نمایاں ہونا شروع ہو گیا ہے اور رویے کے بارے میں عوامی شکایات کا سامنا ہے عوام اب آپکے رویے میں تلخی محسوس کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اسکی دو وجوہات ہو سکتی ہیں پہلی یہ کہ Enforcement کی وجہ سے عوامی رویہ تبدیل ہوا ہے اور دوسری یہ کہ شاید اب آپکا رجحان وائیلیٹرز کو مطمئن کر کے ٹکٹ دینے کی بجائے صرف ٹکٹ دینے کی طرف ہو گیا ہے۔ اور یہ دونوں وجوہات ہی قابل اصلاح ہیں۔ میں عوام سے گزارش کروں گا کہ وہ جائز چالان پر برہم نہ ہوں اور چالان ٹکٹ میں اپنی اصلاح کا پہلو تلاش کریں اور وارڈنز کو یہ کہنا چاہوں گا کہ تعلیم یافتہ ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے ٹریفک شعور کو بھی عوام تک پہنچائیں اور اپنا ماٹو ہمیشہ یاد رکھیں یعنی **پہلے سلام پھر کلام**

## اسد الرحمٰن (ڈی۔ایس۔پی۔ٹریفک،صدر ایریا)

جب میں اپنی سول گاڑی میں سفر کر رہا ہوتا ہوں اور کہیں ٹریفک جام وغیرہ ہو جاتا ہے تو وارڈنز موسم کی پرواہ کئے بغیر جس محنت اور لگن کے ساتھ ٹریفک کے بہاؤ کو یقینی بنانے کی کوشش کرتے ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی اور سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ عوام کے جو تاثرات سننے میں آتے ہیں ان سے میرا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔ جس طرح عوام شکرگزار ہوتے ہیں اسکا علم شاید بھی سول کپڑوں میں ہی آپ محسوس کر سکتے ہیں۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ عوام کے تعریفی کلمات الفاظ کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ افسران کی طرف سے آپکی تعریف کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ جو عزت عوام کی طرف سے پذیرائی میں آتا ہے وہ اور ہی طرح کا ہوتا ہے کیونکہ بنیادی طور پر ہم پبلک سرونٹ ہیں اور اگر ہم پبلک کو اچھے انداز میں سہولیات فراہم کر رہے ہیں تو ہم کامیاب ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ آپ کا یہ جذبہ خدمت خلق اسی طرح پروان چڑھتا رہے اور آپکی خدمت آپکی تعریف زبان زد عام کی ضمانت رہے۔ انشاءاللہ

Scanned with CamScanner

# ROLE OF MEDIA & TRAFFIC POLICE

WAQAS ALI WARRIACH

Since beginning of last decade media (especially Electronic ) Media its role or national & personal life. media has power to mold the thought of people through positive and negative. Messages given on tv channels spread like wild fire and have the ability to convince the people easily. both the wing of media print & electronic are performing very active role to teach the people traffic loss.

City traffic police faisalabad also taking for help media to convince its message to the public & road users. especially print media is performing very effective & supporting roll to educate the society.

Traffic awareness campaign are run through media successfully. participaction of public representative is being made by the help of media only. taking benefit of this support media city traffic police faisalabad is educated the road users and information about road safety loss is being provided to the public through its lecture delivering sport. no doubt the city traffic police faisalabad to teach the peoples and gaining very fruit full results.

It can be observed by travelling on the roads of the city. those people how is unaware by the loss of traffic signals, stop lines, zebra crossing and hard shoulder have taken sum know--how the above the said parts of the traffic discipline.

The traffic sense among the public is being created by the education unit directly or in directly. Distribution of literature like pamphlets & brochures are also a form of print media. So by the help the of distributing of the literature and important of the society likes students of school, colleges and universities, and drivers on the road are being educated. The supportive role of media is very much effect to teach the people. At the end there is a message from the officers of city traffic police that media must have to play more positive role to educated the people properly.

The presence of black sheep & yellow journalism from a very few media persons is a hurdles for the growth of good relations between traffic police & media. On the other hand the role of corrupt media persons takes packs the positive performance of the whole media. So the severe action must be taken against the corruption of those peoples.

Scanned with CamScanner

# visit our website: www.ctpfsd.gop.pk

Scanned with CamScanner

Courtesy Service Excellence

# CITY TRAFFIC POLICE FAISALABAD

CITY TRAFFIC POLICE FAISALABAD

# SIGNAL

**Editorial Board:**

| | | | |
|---|---|---|---|
| Patron-in-Chief: | Muhammad Asif Khan (CTO) | Incharge: | Waqas Ali Warraich |
| Chief Editor: | Mohsin Naqvi (TW) | Managing Editor: | Muti Tirmazi (TW) |

Advisory Committee: Education Unit. (City Traffic Police, FSD)
Web: www.ctpfsd.gop.pk
E-mail: signal.ctpf@gmail.com

Scanned with CamScanner